

وَسَلَّمَ عَلَيْنَا هَذَا وَمَبْتُ
اجرو ثواب در ذکر تو را

محبته محمد مصطفی

مقبوله
رمدی

المعروف به

بیلا د محمدی

مشتی محمد باقر علیه صاحب همسکنی

سله الله القدی

مطبوعه گلشن محمدی

تألیف تصنیف شاعرین زبان ایران

مجموعه کتب خطی و چاپی

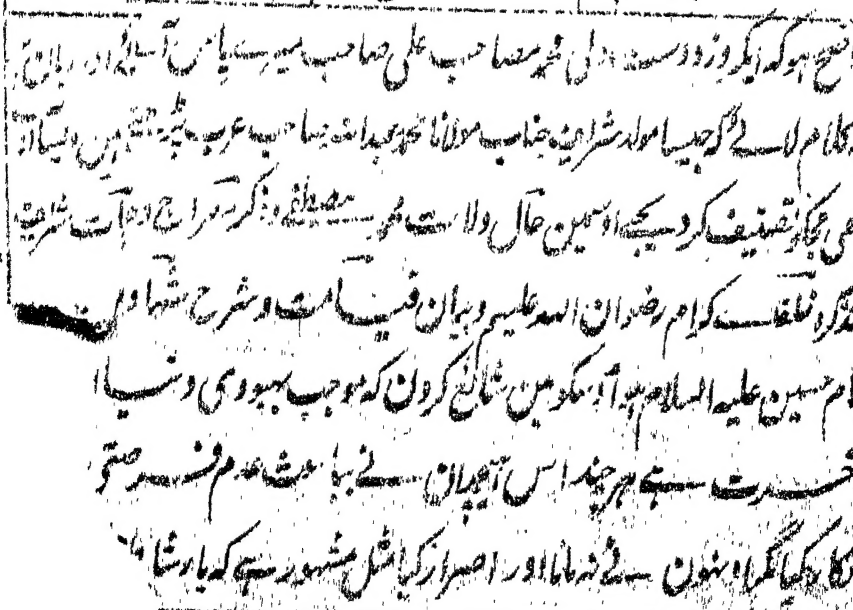
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

المستندة كنه نسخة لاجواب قابل و غير عاشقان محمد مصطفی

مقام
مستند
سید محمد

باریکم بعد نظر نالی مصنف اضافہ نظر و شریک جواد الہامی

مطبع گلشنی واقع کھنویہ



تا انا را در کمال شاد و بجا آید و اگر چه در میان احوال پرنسید و عیانی در دست راست
 آن کم کو پیو چایا او نام اس رساله کا مقبول **سردی** معروف به سیلا و محمدی ایا
 اور حق تصنیف اسکا محمد صاحب علی مالک مطبع گلشن مجیدی کو بخشش خاطر بخشا اور پیو
 دایت ایکٹ نمبر ۲۲۱۲ شریع دفعہ ۱۰-۱۹ کے رجسٹری ہائی سپٹا بلہ لراوی
 اسپتال کی صفا سپر ۱۱ اجازت مالک مطبع مذکور کے در چہا پین آورد اشتغال خودی اور
 طالبان دین احمدی سے امید ہے کہ جب اس گلشن نجات کی سیر کریں اور غنچہ دل
 تہیں دیکھیں وہ عاصی فرمایاں اور اگر کسی مقام پر غلطی ہو یا سہرو ہو یا ہر کوئی
 واسطہ غلط ہو یا پین کیونکہ اللہ مالک ہر کس سے احوال و احوال میں ہر کوئی
 اعوذ باللہ الشھد الملک الملک الملک الملک الملک الملک الملک الملک الملک الملک
 قسوا اللہ انما ہر القوی المتین ہر القوی المتین الملک الملک الملک الملک
 المرؤۃ اللعین الشرجیمہ شہودہ کاشرا ان حشر اللعین
 و تستغنی عن اللہ بفضلك و بطیفک و بکرمک و بکرمک

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى صَدَقَ اللَّهُ الْعَلِيُّ الْخَطْمُ وَبَلَّغَ رَسُولُ
 النَّبِيِّ الْكَرِيمِ وَنَحْنُ عَلَى ذَلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ

وَأَمْحَدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

قَابِضُ بَاسِطُ سَمِيعُ بَصِيرُ	مَالِكُ الْمُلْكِ وَالطَّيْفُ خَبِيرُ
دوست ہے نہیں کوئی ایسا	ہے وہ مالک تمام عالم کا
اب ہے فکر و لا دست	جدا محمد خدا ہے پاک احد

یہاں ہے عاشق کو خود آئین
 یہ یہ محفل ہے اس کے دلبر کی
 انبیاء تھے سب جن کے
 جسکی آیت ہے شان میں لاکھ
 بنگے دو طاجور عشق پر پونچا
 سب نبیوں کا جو کہ ہے عشق
 ہے یہاں اوس کا تذکرہ اس دم
 عاشقان بنی نہ دیر کرو
 دیکھنا ہے بنی کا نور اگر
 جس جگہ دیکھتے ہیں یہ محفل
 ہیں مژدے جو کہ عاشق زار
 کرتی ہے رحمت خدا بھی نزول
 جو یہاں شاد شاد آئے گا
 نہ کرو دیر کوئی آئے میں
 آنا اس بزم میں سعادت ہے
 لکٹ اسجا فلک سے آئے ہیں
 اس کا منکر جو ہے وہ ناری ہے

اگر اس پیشانی کا حسن جائیں
 لکھ ہمارے ہر حال کے سرور کی
 اور کہتے تھے خوشی و لب و لہجہ
 اور کھل ابھر ہے در کی خاک
 اوس پریر کا ہے یہاں حیرت
 اوس کا عاشق ہے نالین اکبر
 کیون سلمان نہ آئیں خوش خرم
 اجر کے زریستہ اس اپنا بستر
 آ کے دیکھو کہ ہیں وہ جلوہ گر
 آ کے ہوتے ہیں انبیاء شامل
 آتے محفل میں ہیں وہ بے تکرار
 کہ ہیں آتے یہاں جناب رسول
 کرم حق سے خلد پائے گا
 مشترک ہو زمانے میں
 کیونکہ اسجا نزول رحمت ہے
 فرش کے بدلے پر بچا ہے
 دین و دنیا میں اوسکی خواہی ہے

رَبِّ سَلِّمْ عَلَی رَسُوْلِ اللّٰهِ
 مَا حَبَّابًا مَّا حَبَّابًا رَسُوْلِ اللّٰهِ

فضائل محمد بن عبد اللہ

اے مسلمانو! محفل میلاد شریف کرنا نہایت عمدہ اور بہتر طریقہ ہے بلکہ عقیدہ کرنا اس پریم
مذہب کہ کا ہر مسلمان پر بسبب نبوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واجب ہے کہ اس کے
مضبوطی ایمان کی ہوتی ہو اور حق تعالیٰ جل شانہ نے اس محفل پاک کو نہایت بزرگی اور بزرگوں
بخشی ہے کہ اسمیں نور ملا کہ اگر شہر یک ہو تو مین اور طرح طرح کی محبتیں نازل ہوتی ہیں
خود جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اسمیں تشریف لائے مین اور جلوہ دکھائے ہیں

دل و جان سے وہ احمدیفت و است
جسے عشق شہر ہر دوسرا سے ہے
شکر کرتا گروہ انبیاء ہے
وہی محبوب کہ شہید اسے خدا سے ہے
غیر خلق و محبوب خدا ہے
اکسی قرآن مین چکی شہادت ہے
عیان ہوتا وہاں نور خدا ہے
جسے اس ذکر سے کافر سے ہے
وہ رہبر ہے ہمارا پیشوا ہے

بے ایمان خالق نے دیا ہے
مسلمان مین اوسیکو جانتا ہوں
وہ ہے محبوب خالق جہان کا
جسے الفت ہے محبوب خدا سے
کیونکر اوسپہ ہوں ہم دل سے قربان
کرے گا وصف اور کا آدمی کیا
جہان ہوتا ہے ذکر پاک حضرت
یقیناً جنتی ہے وہ مسلمان
کرین کیونکر نہ ذکر احمد کا

مَرْحُومًا جَاءَ مِنْ جَبَا رَسُولُ اللَّهِ

رَبِّ سَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ

حق تعالیٰ جل شانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص میرے حبیب کا ذکر اپنے دل مین
کرتا ہے مین اوسکا ذکر اپنے دل مین کرتا ہوں اور جو شخص میرے حبیب کا ذکر باغ عین بیچ کر کرتا ہے

میں فرشتہ کو بھیجا اور سنا ڈال کر لیا ہوں اور سچے ہزار رحمتیں اور سپر نازل کرتا ہوں اور ہوا ہی
 وارو ہے عند ذلک فرلیا ید اللہ منزل الرحمتیں نے وقت ذکر اولیا سے اللہ سے رحمت
 نازل ہوتی ہے پس پھر تم اسے مسلمانو کہ چنان پر ذکر جناب رسول قبول میلاد
 وآلہ وسلم کا ہوتا ہے وہاں اور کئی زمانہ سے خدا کا نذر وایہ ہوتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ
 نے چند نکات پر مقرر کیے ہیں نام ان کو کیا ہیں یہ ہیں یہ وہ اسی فکر اور تلاش میں یہاں
 کر کے ہیں اور تیس پہلو پر ذکر احسنی محمد مصطفیٰ علیہ السلام و آلہ وسلم دیا ہے ہیں یہ
 آسمان سے اترنے پہلے آتے ہیں اور یہاں کہ ذکر آنحضرت کا ہو اگر تاہو دینا پر نازل
 کے چھا جاتے ہیں اور سال بھر تک اس مکان کی زیارت کو براہ کیا کر کے ہیں یہاں
 یہ نہ کر خیر ہوتا ہے اور جو لوگ کہ حاضر اس محل میں ہو ستر سال اولیٰ ہی سال
 بھر تک زیارت کیا کر کے ہیں اور جو شخص خلوص سے اسے یہ محل مبارک سے
 کرتا ہے سال بھر تک جملہ آفتوں سے محفوظ رہتا ہے اور خدا کا واسطہ اس کی مراد
 ہو خواہ دنیوی جلد بر لانا ہے اور اس کے رزق میں برکت ہوتی ہے یہ ہیں لازم
 ہر مسلمان کو کہ اس محل سے جتنی المقدور حضور پاک سے کہ اس میں اپنے جیسا کہ ہے

مازل اللہ کی رحمت بھی وہاں ہوتی ہے
 خلقت احمد مرسل ہو جان ہوتی ہے
 بزم من قدرت السعیدان ہوتی ہے
 میں تو کیا روح بھی قالب سروان ہوتی ہے
 اسکی محبوب کی یہ بزم بیان ہوتی ہے
 شریک عالم اسکان سے روان ہوتی ہے

مقدس محل مولود ہر سال ہوتی ہے
 چرخ سے سننے کو کہتے ہیں بلایک بہر
 جو کوئی آتا ہے مدہوش وہ ہو جاتا ہے
 گوش دل ہے میں مشاق بیان مولود
 کیون نہ نور خرویدہ جان جلدہ کنان
 وہ برستی ہے بیان رحمت حق آنکس

سینے میں جوش عشق محمد کا آیا ہے	اسوجہ سے یہ خلق کو مژدہ سنایا ہے
در بار عام گرم ہوا اشتہار دو	جن و بشر سلام کو آئین پکار دو
پہنہ کر دیا اہل بہان کو سناٹے ہیں	موجودہ حال بکونبی کا یسارے میں
مولا مدظلہ کو جو ہم ٹپتے جاتے ہیں	کیڑوں کو خوب عطر سے اپنے بسا لے میں
در بار عام گرم ہوا اشتہار دو	جن و بشر سلام کو آئین پکار دو
آویہاں اویہاں سے ہے تعظیم کی یہ جب	تشریف امین لائے ہیں محبوب کبریا
ہر ایک دست بہ تہلکہ ہے یہاں کھڑا	اور ہیں شریک محفل حضرت میں انبیا
در بار عام گرم ہوا اشتہار دو	جن و بشر سلام کو آئین پکار دو
اے اہل ہر مذہب و مملکت تم بھان	پڑھتے رہو درود کہ حضرت ہوں شادمان
اے اہل ہر مذہب و مملکت تم بھان	وقف شاتام فرشتوں کی ہے زبان
در بار عام گرم ہوا اشتہار دو	جن و بشر سلام کو آئین پکار دو
کیون وجہ ہونا شوق احمد کو بار بار	نور نبی کو دیکھے ہوئے ہیں سب نثار
اے عند سب گلشن دنیا میں ہے بہار	روح فرا ہے تخت چمن پر وہ گلزار
در بار عام گرم ہوا اشتہار دو	جن و بشر سلام کو آئین پکار دو

کیا بزم میں ہے نور ذرا بکرو نظر	آئی گلاب و عطر کی خوشبو ہے سرسبز
دلت سرا ہے ہنسنے سے دل جلے	آنے بیان ہیں اہل زمین آپ دوڑ کر

دربار عام گرم ہوا شہتار دو
جین و بستر سلام کو آئین پیکار دو

مومنو بزم رسول میں کیا بھار ہے جسطرف نظر اڑھا کر دیکھ یہ رحمت خدا
اشکار ہے ہر درو دیوار مکان مجلس سے نور کا ظہور ہے کیونکر نہو بیان مجمل
جیب غفور ہے چو طرف سے پناہ راہ کرم خدا کی پڑتی ہے شاوخم بیان
ہر ایک استی ہے نوید جانفراصلالائی ہے یعنی فضل بہار آئی ہے گل کھسوت
ہر عاشق مصطفیٰ شادی سے کھلا جاتا ہے بلبیل کی طرح نغمہ و رو بخوش اکانی
پڑھا جاتا ہے ذکر تولد رحمت اللعالمین ہے اس مکان کی نازان زمین ہے
کہ بیان سلطان الانبیاء محمد مصطفیٰ تشریف لائے ہیں اللہ نے یہ دن دکھائے
ہیں جبریل کی بزم میں یہ خدا بابر ہے کہ آواے امتیہان بیان فضل رسول پر ہر جا
ہے جو کوئی بیان آتا ہے مراد پاتا ہے خالی ہاتھ نہیں جاتا ہے شہیم عطر و
گلاب سے شام جان معطر ہوتا ہے آبِ نوح و سرور آئینہ دل سے رنگ
دورست ہوا ہے سر کو قدم بناؤ ذکر رسول سنتے کو آؤ

سیر فی فضائل محفل مولد

یہ بزم پاک مولد غیر البشر کی ہے	یہ بزم پاک سرور عالمی گہر کی ہے
یہ بزم پاک داود و داود کی ہے	یہ بزم پاک خاص محمد و امیر کی ہے

	اے مومنو ضرور تم ایمان قبول ہو ہر جو کرو و ناکرو تمہاری تسبیح و تہلیل ہو	
محفل یہ ہے شمس و الابرار کی	محفل یہ ہے شمس عالمی و قاری	محفل یہ ہے شفیع صغار و کبار کی
	جس پر کہ شفیقہ ہوا رب تقدیر ہے بے مثل لا جواب ہے وہ بے نظیر ہے	
مجلس یہ ہے جناب رسالت مآب کی	بخشش ہے ختم چہ کہ روز حساب کی	آنے ندیگا حشر میں آج آفتاب کی
	محبوب ہے خدا کا وہ جسد حسین ہے کوئین میں ادب کی عنایت سے چین ہے	
رحمت کا شامیہ نثرین قیاب ہے	قرش سفید رشک وہ ماہتاب ہے	منہ بچائی بہر رسالت مآب ہے
	یار و شریک بزم ہو ذکر رسول ہے مطلب یہاں کے آنے میں ہوتا حصول ہے	
روشن بیان میں جہاں کنول کیلے ہیشمار	ہیں جلی روشنی سے مہ و مہر شمار	اور ایک سمت سروچراخان کی ہی بہار
	جس سے کہ ظلمت شب و بکور دور ہے خورشید سرنگون ہے خجل او کانور ہے	
ننگین چست بند ہی ہے تو پیکار ہو خرمنا	اکرتی شگفتہ عنچہ دل چکی ہے ہوا	

یہ احتشام دیکھ کے بزم لطیف کا	ہر ایک شخص کہتا ہے خوش ہو کے مر جیسا
کیا محفل رسول میں رحمت بستی ہے	اب آگے اس مکان کے گرد و گولہ بستی ہے
شان و شکوہ سے یہ مرتب ہے انجمن	کہتا ہے جس سے رشک لگ تختہ چمن
گنجل ہر ایک سمت ہے اس طرح نعمت زن	پہلوں نہیں سہاتا ہے راحت تن بدن
عطر بہشت لانا ہے رضوان لباس پر	بیہوش اپنے ہوش میں آتا ہے سرسپر
بزم شہ عرب ہے زمانے میں انتخاب	آتا یہاں ہے جو کہ وہ ہوتا ہے کامیاب
من کیا کون جہلتا ہے ان زم میں نواب	کر تے نبی میں عفو جہاں کا خود خطاب
حاصل زمین پر فخر وہ ہے اس مکان کو	ہوتا ہے جسکو دیکھ کے رشک آسمان کو
تے ملک میں بزم میں چل پھر کلہ تمام	تفویض ہے ہر ایک ذشت کے ایک کام
کوی گلاب پاش لئے ہے تو کوئی جام	سلکار ہا بخور کو لئے ہے کوئی نیک نام
موسیٰ مسیح شوق سے تشریف لا۔ لئے زمین	اونکے سوا میں جتنے پیر سب آئے زمین
نقشبہ نقل اجری امید ہو ہماں	حصے بیٹن کے رحمت خالق کیو گماں
کہاؤ خوشی خوشی سے محبت کے بنیان	راضی ضرور ہو گا خداوند اس وجہاں
شیرینی خواب پیہر دلائلین کے	کوثر کے جام شہر میں پیہر دلائلین کے

یہ بزم کیا ریاضِ ثوابِ قائم ہے	اور ایمانِ لطیف خدا کے کریم ہے
اوکلی بولے حب ہے جو جلتی نیر ہے	خوشہ ذات پاک گلوں کی شمیم ہے
جو کوئی ایک بار بھی غفل میں گر گیا	
الافسین کہ چست مارے وہ کیا	
ہمسر ہے جس کا نام صحیح ایمان ہے	مفتون حسن پاک بنی بکمان ہے
دست سے مصطفیٰ کا سناخ خوان ہے	جلاکر منو کہ بلبل ہندوستان ہے وہ
	مشاق ہر فرشتہ ہے اوستے بیان
	پیشہ سنا ہے کیا قصیدہ نبی کی وہ شان کا
رَبِّ سَلِّمْ عَلَی رَسُوْلِ اللّٰہِ	اَمْرٌ جَبَّارٌ جَبَّارٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ

فضیلت درود شریف

اے عاشقان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانا چاہئے کہ یہ ذکر خیر بنا باعثِ خوشنودی
 خدا اور محبتِ رسول ہے مگر چاہئے کہ جہاں یہ محفل بسر کرے ہو بسرِ خوشم و ہان کر دیکر
 احمد مختار رسول پروردگار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سنو اور کثرتِ درود شریف کی کرو
 کہ اس کا بڑھنا بھی نہایت ثواب ہے اور حق تعالیٰ جل شانہ بڑے شے کا حکم فرمایا قال اللہ
 تَعَالٰی اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰئِکَتَہٗ یُحِبُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا صَلُّوْا عَلَیْہِ
 وَ سَلِّمُوْا اَسْلَمَ اَلَا فَرَمٰی اللہ تعالیٰ بل جلالہ وجل شانہ نے اسے ایمان والو درود و سلام
 پہنچا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ او پہنچو دو دینی جہنم میں ماور ہمارے فرشتے
 کی (دو دینی جہنم میں) سمجنا چاہئے کہ درود اللہ کا کیا ہے رحمت ماننا کرنا اور راست

مجموعی کے اور درود فرشتوں کا کیا ہے گواہی دینا اور اس کے اور درود ہم لوگوں کا کیا ہے
 نبیان سے کہنا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ بَارِكْ وَسَلِّمْ

اسے مومنو اسی پر سزا دار ہے درود

ولہ جزا حاجی و نذر ہے درود

اسے مومنو معصن گنہگار ہے درود

کیونکہ زمین کہوں کہ یہ گلزار ہے درود

و کہلاتا صدف کا یہ دیدار ہے درود

یہ جو ہری زمین اور در شہوار ہے درود

جہان و ہاں سر در و دیوار ہے درود

دنیا و آخرت میں مددگار ہے درود

صَلِّ جَبَّارٌ جَبَّارٌ سُبْحَانَكَ

بھیجا خدا نے جسے کہ ہر بار ہے درود

دو نون چاہیں دیتا ہے عزت بشر کو یہ

کہتا ہے ایک دم میں گناہوں کو معذور

پیشے سے اسکے پانا ہے ہر ایک گل و

اسے مومنو ضرور پڑھو اسکو و بسم

کیونکہ نہ عاشقان محمدیوں شہتری

ہو تا جہان ہے ذکر جناب رسول کا

ہم سر نہ طرح سے پڑھوں اسکو و بسم

رَبِّ سَلِّمْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ

اس آیت پاک سے نہایت عظمت اور بزرگی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پائی

جاتی ہے کہ پہلے اللہ جل شانہ نے اپنا بذات خاص درود بھیجا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

واسطے اظہار قدرت اور واسطے رغبت دلانے اس کی تائید فرمایا دیکھو جب

اللہ جل شانہ باوجود بے پروائی اپنی کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا تھا ہے

تواست کو لائق اور واجب ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سبب تہجیح ہونیکے درود و نذر اور

حق تعالیٰ نے اپنا درود بھیجا اس واسطے پہلے بیان کیا تا صلوة ملائکہ اور متین کو تقویت بخیر ملائکہ

کا درود بھیجا ارشاد فرمایا اپنے اور ملائکہ کے درود بھیجنے کو فقط ان سے کہ کلام عربین واسطے تا

اور تحقیق کے موضوع ہے تاکید فرمائی اس واسطے کہ قریشی مثل نبی آدم کے بلیات احوال قضائے پیر

اللہ جل شانہ سے بنا ہوا ہے میں اونکو بھی جیست خاطر حاصل ہوا اور درود کی بڑی تکلیف تھی
انسان سے اور مومنین میں اسکے پڑھنے کا رواج جاری ہوا اور طرح طرح کے فائدہ ملیں اور
پڑھنے کا جو کوئی احمد کا جان تیار درود
فرشتہ پڑھتے ہیں ہوتی امین رتبین نازل
درود خوان کو پس مرگ کیا نعمت
ضرور پڑھتے رہو انکو جان دل سے تم
خود اوپر کرتا ہے دس جنتیں خدا نازل
تھما یہ تار سے روز جزا چپائے گا
خدا دینے میں ہم سب کو جو بچاؤ سے
سُبْحَانَكَ عَلَىٰ رَسُولِ اللَّهِ

کرے کا تحصیل اتنی سے کامگار درود
کیا خدا نے محمد پر ہے شہ درود
فروغ بخش ہے بیشک کے ہزار درود
کبھی دکھائیگا فردوس کی ہمار درود
نبی پر جو کوئی پڑھتا ہے ایک بار درود
کرو نہ دوستو تم ترک زمینار درود
پڑھو امین مرقد اطہر پر ہزار درود
مَنْ جَاءَنَا بِسْمِ اللَّهِ

اللہ جل شانہ نے آپ کو اس آیت پاک میں نبی کر کے یاد فرمایا اور نام پاک آپ کا دنیا پسند کیا
يُصَلُّونَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ بَلَاكُ اور آیات میں یا ایہا النبی اور یا ایہا الرسول کے ساتھ مذکور
اور غیر خطاب آپ کا اسم مبارک نبین لیا جیسے اور یسوع کو یاد فرمایا ہے یا اَدَمُ
السَّلَامُ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَیَنُوحُ اٰهْبَطْ بِسَلَامٍ مِنَّا وَبَرَکَاتٍ وَاٰ اِبْرٰهٖمَ
اَعْرَضَ عَنْ هٰذَا وَاِیْمُوْسٰی اِنِّیْ مَظْفِفَتُکَ عَلَی النَّاسِ وَلَیْدَاؤُ دُنَا
جَعَلْتُکَ خَلِیْفَہٗ فِی الْاَرْضِ وَنَزَّلْنَا بِاَنَا بَشَرًا عَلَیْکَ بَعْلَمَ وَبَنَیْ خَدَّیْ لَکَ یَقُو
وَالْعِیْسٰی بْنِ مَرْیَمَ فَاَوْکُرْ نَعْمَہٗ وَلَیْلُو طُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّکَ اور جو کہیں
در خطاب اس پر کہ آپ کا قرآن مجید میں واقع ہے وہ از روئے محبت ہمارا دعا ہے
اس کے لیے ہمیں وہ جانیں کہ آپ رسول اللہ ہیں اور اس سے ہم غفلت کریں

رتبہ خالق نے دیا کسو ہے برتر ایسا
تازہ تر جبکی ہونکت سے دماغ بھکا
ناز کیونکر نہ کرے امت عاصی ہر دم
نور ایمان سے دو عالم کو کرے گامعمور
مست ہو جاؤں نے عشق محمد پیکر
لا سکے تاب نہ دہن نہ او سکے آگے
ہے یقین آتش و فوج ہے چین اڑی ہر سر
ترتیب سلّم علیٰ رسول اللہ

کب رسولین میں ہوا کوئی پیبر ایسا
باغ عالم میں ہنسین کوئی گل تر ایسا
خود بچا لگا دیا ہلو ہے ہر سر پر ایسا
برج خوبی سے نکل آیا ہے اختر ایسا
لے خدا بچو ملے کوئی تو ماغیر ایسا
تھا پیمبر کا مے رو سے منور ایسا
بھلو ہے حق نے دیا شانغ محشر ایسا
ہر جا ہر جا کہ جس کا سر رسول اللہ

لکھا ہو کہ جو کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک بار درود بھیجتا ہے جس جی تعلق ہے
اوپر دس مرتبہ درود بھیجتا ہے اور دس رحمتیں نازل کرتا ہے اور فرشتے اسے تین مہینہ
تک گناہ نہیں لکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس کو نبی امن و امان میں رکھتا ہے وہ بھلائی
سے نجات دیتا ہے اور اس کو آسانی سکرات موت میں ہوتی ہے اور مخلصی پاتا ہے
آفات دنیا سے اور دور رہتا ہے فقر و فاقہ اس سے اور خوشنودار ہوتی ہے وہ محفل
جن میں درود شریف پڑا جاتا ہے اور نور نمایان ہوتا ہے اور بڑا فائدہ دیتا ہے کہ وہ درود
حضور آنحضرت میں پیش ہوتا ہے اور آپ اس سے محبت زیادہ کرتے ہیں بلکہ کہ درود
خانو کا اپنے خواب میں آکر منہ چوم لیا ہے اور بعضوں کو گلے سے لگایا ہے اور درود
فرشتے سونے کے قلموں سے جانبدی کے تختہ پر لکھتے ہیں اور اس شخص کے واسطے
زیادتی خبر و برکت کی دعا حق تعالیٰ سے مانگتے ہیں پس اے مسلمانوں تم کہ
لازم ہے کہ درود شریف کا وظیفہ کر دو دنیا آخرت میں مددگار ہو گا اور کام آئے گا

<p>کہ روزِ شریف یہ کام آگے گا ورنہ شریف دل بستر کا ہے راحت فرا ورنہ شریف ہے خاص و عام کا حاجت اور ورنہ شریف نبی پہنچا ہے کبریا ورنہ شریف شمیم دیتا ہے گل سے سودا ورنہ شریف پڑھو عقیدہ دل سے در اور ورنہ شریف ہے اس مقام پر پڑھنا بجا ورنہ شریف پڑھا جو کرتا ہے صبح و سدا ورنہ شریف کھین کھینے جو تسمہ پڑھا ورنہ شریف</p>	<p>برو جویب خباہر سدا ورنہ شریف بور و کھتا ہے اسکا وہ شاد ہوتا ہے مرا ملتی ہے پڑھنے سے اس کے خاطر خواہ کا طرح سے شب و روز ہم ٹہرین اس کے نام جان کو معطر یہ دم میں کرتا ہے خضر آگے ہیں محفل میں کیوں ہو خباہر یہ کسکی نیرم ہے دل میں بغیر سوچو تو رسول او کے عبادان ہمیشہ رہتے ہیں یہ محبوبت حق کا وہاں نزول ہوا</p>
<p>مَرْحُومًا مَرْحُومًا مَرْحُومًا</p>	<p>مَرْحُومًا مَرْحُومًا مَرْحُومًا</p>

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اَلْبَغِيْلُ الَّذِي مِنْ ذِكْرَاتٍ عِنْدَهُ
فَلَمْ يُصَلِّ يَعْنِي بَرَاءُ بَغِيْلٍ وَهُوَ شَخْصٌ هُوَ كَمِيرٍ اَوْ كَرِيَا جَالٍ نَزْوِيَا اَوْ كَلَا اَوْ رُو
مَجْهَرٍ وَرُوْنَهُ يَحْيَى اَوْ فَرِيَا مِنْ ذِكْرَاتٍ عِنْدَهُ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ فَقَدْ جَفَا فِي
يَعْنِي جَعَلَ قَرِيبَ مِيرٍ اَوْ كَرِيَا اَوْ رُو مَجْهَرٍ وَرُوْنَهُ يَحْيَى اَوْ فَرِيَا مِنْ ذِكْرَاتٍ
مِنْ اِيَا هُوَ فَلَمْ يَدْخُلِ النَّارَ يَعْنِي اَكْرُوهُ اس حَالَتِ مِنْ مَرِيَا اَوْ دَاخِلٌ هُوَ كَا دُوْنِ
مِنْ اَوْ كَرِيَا هُوَ وَشَقِيٌّ ذِكْرَاتٍ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ يَزْنِي لَوْ كُنْ كَا وَهُوَ شَخْصٌ
كَمِنْ اَوْ كَرِيَا مَرْحُومًا اَوْ رُو مَجْهَرٍ وَرُوْنَهُ يَحْيَى اَوْ فَرِيَا مِنْ ذِكْرَاتٍ
فَاِنْ كَرِيَا مَرْحُومًا يَحْيَى مَجْهَرٍ وَرُوْنَهُ يَحْيَى اَوْ فَرِيَا مِنْ ذِكْرَاتٍ
كَمِنْ اَوْ كَرِيَا مَرْحُومًا اَوْ رُو مَجْهَرٍ وَرُوْنَهُ يَحْيَى اَوْ فَرِيَا مِنْ ذِكْرَاتٍ

<p>تم ہو جیب کس پر اصل کے محمد کرتی تم و الم ہے و در دینی و لوگوں کو سرور کس کو یہ اوج سے ملا ایسا بنی ہے کون سا نور بنی ہے جلوہ گر نرمین دیکو سرسبز مومنوب پڑ ہو در و در رحمت حق کا ہو و باغ جہان میں جا بجا غور کہ ہو دہن کمال کیوں ہو تو خستہ و ملول ہنسے عاشق رسول رَبِّ سَلِّمْ عَلَیْ سُرَّسُولِ اللّٰہِ</p>	<p>مسا نہیں کوئی ہوا اصل کے محمد یار و عجیب ہے دعا اصل کے محمد جیسے خدا نے ہے پڑا اصل کے محمد پہیلی ہے چار سو ضیا اصل کے محمد کرتے ملک بھی ہیں فنا اصل کے محمد کہتے ہیں وہ بھی بردا اصل کے محمد اس کا وظیفہ کس پر اصل کے محمد حَمْدًا حَمْدًا حَمْدًا سُرَّسُولِ اللّٰہِ</p>
---	---

بیان فضائل اخلاق محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

اے جان ناران محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معلوم کرو تم کہ قرآن شریف میں جو مراتب اور درجات آنحضرت کے حق قلم لے جاتا ہے بیان فرمائی دلیل مملوک اس بات پر ہے کہ کوئی نبی اس مراتب اور درجات کا عالم غیب سے عرصہ طور میں نہیں آیا اور بزرگی برابر کی قدر اور منزلت کے نہیں ملی خیال کرنے کا مقام ہے کہ جب کا آپ خداوند تعالیٰ ملامت اور شاخاں ہو پھر او کا وصف کس سے بیان ہو تبس کو کیا تاب و طاقت جو زبان بلائے اور قلم کو کیا قدرت جو تحریر میں بلائے

<p>کیا بیان ہو وصف جسے احمد تخت اسکا بادشاہ مسلمان ہے او شفیع المذنبین سورہ و شمس میں ہے مع روئے پاک کی</p>	<p>مالک عالم ہے وہ محبوب ہے غفلت کا مشربہ اعلیٰ نہو طرح اوس سرور کا وصف ہے و ایل میں اوس زلف منظر کا</p>
---	--

ہوئے شہید ہیں وہ خوشبو بھی نہ کوئیں گے
 کیا یہ بڑا بڑی بات قسم و کی ذات ہم
 کہ کیا شیریں زبان تھا اور کیا شیریں
 یہ تہا سے شہید ہے ایسا نہ غایب
 راست سید علی رسول اللہ

شک نافذ تھا جل جس سے ختن تانا کا
 کو ان ہے شہید اندیشہ کہ اس لدا کا
 دم ہو جاتا مادل اک آن میں کفار کا
 دم او لچتا ہند میں ہے ہمسہ تیار کا
 اہم حنا حرق جبار رسول اللہ

مسلمانوں قسمت اور زندگی نامی اس آئینہ اک سے ماوریا ہوتی ہے
 کہ فرمایا اللہ جل شانہ نے کہ **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُهُ** یعنی قسم ہے مجھو تیری
 حیات و بقا کی کہ یہ کافر اپنی عمر ہی میں سرگرداں ہیں یہ قسم اللہ تعالیٰ کی اوپر کمال
 بزرگی اور محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والہانہ کرتی جس طرح کوئی عاشق اپنے معشوق
 کی قسم کھاتا ہے کہ تیرے سر کی قسم یا تیری زبان کی قسم بیچ تو یہ ہے کہ
 کوئی پیمبر ایسا بزرگ اور صاحب قدر حق تعالیٰ نے سوائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 پیدا نہیں کیا کیسے حیات و بقا کی قسم کھائی ہو دوسری قسم کھائی اللہ تعالیٰ نے واسطے آپ کی
 رسالت کے اور فرمایا **تِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** یعنی قسم ہے مجھو تیری
 یعنی قسم ہے مجھو تیرا حق کہ با تحقیق تو میرا بیجا سوا ہے اور راہ راست بتانے والا ہے
 اور لوگو سوائے آپ کے اور کسی نبی کی اپنے کتاب عظیم میں قسم کھائی مگر رسول مقبول
 صلی اللہ علیہ وسلم کے مسکن تک کی قسم کھائی یعنی فرمایا **أقسم بهذا البلد**
والذي جعل في هذا البلد معلوم کریں کہ تیرا مکان بالکین ہوتا ہے اور اس طرح
 قسم کھائی آنحضرت کے عہد و رسالت کی وہاں **أقسم بالله أني أرى**
 اور مثال اپنے صلیب کے خلق کی کہ **أقسم بالله أني أرى**

خالق بہت بڑا عمدہ ہے جبکہ خداوند تعالیٰ نے اپنے خلق کو بہتر اور عمدہ فرمایا تو خیال کرنا چاہیے کہ کیسے عمدہ اخلاق کر رہے تھے حضرت عائشہ سے کیسے آپ کے اخلاق کو پوچھا انہوں نے کہا کَانَ خُلُقًا لِقُرْآنِ آپ کا خلق قرآن تھا جو کہ اخلاق حمیدہ قرآن مجید میں مذکور ہیں وہ سب آپ میں ظاہر تھے وضع آپ کی باوقار تھی جو آپ کو دیکھنا سبیت کہنا مگر جب تشریف حضور سے مشرف ہوتا تو آپ کی محبت اور سکے دلیں آجاتی ملاقات میں تقدیم سلام کی فرماتا نظر اس بات کے نہ رہتے کہ پہلے وہ سلام کرے ہر ایک سے آپ بکشاوہ پیشانی و رو بخندہ ملتے کہسی زبان پر کلام محض پادشہ ملاستہ جو کوئی آپ کو نیکارتا آپ بیک فرماتے یعنی حاضر ہوں جس مجلس میں تشریف لے جاتے کنارہ مجلس پر بیٹھ جاتے قصہ بالائینی اور صدر محل کا نہ فرماتے اگر کوئی شخص آپ کا ہاتھ پکڑ لیتا جب تک وہ بچوڑتا رہا پچوڑاتے عورتیں ضعیف جو آپ کو اپنے ہمراہ بلائے جاتیں آپ فوراً ان کے ساتھ ہو لیتے اور ان کا کام کر دیتے تمام عمر کیوں آپ نے ایذا ندی ہر چند جنگ احد میں فرار ہونے آپ کو ایذا پہنچائی مگر ہمارے حضرت نے ان کے حق میں دعاے خیر فرمائی

ان ہو کس سے تری شان یا رسول اللہ	ملاکین دیکھ کے حیران یا رسول اللہ
من چہڑاؤ گے زندان غم سے شتر کے دن	سہون پہ ہو گا یہ احسان یا رسول اللہ
کہ عشق رخ پاک کا تہمارے ہے	رہیگا وہ نہ پریشان یا رسول اللہ
مخرج سے میں شکل کشا کون نکلو	کرو گے مشکین آسان یا رسول اللہ
خدا کے واسطے صورت دکھائیے اپنی	لبون پر آئی ہے اب جان یا رسول اللہ
خدا کے سامنے بیشک وہ سرخرو ہوگا	بجا جو لائیکامنرمان یا رسول اللہ
بکے کاتب سے جو بغض و کینہ و سیامین	بہت وہ ہوگا پشیمان یا رسول اللہ

بجرا ہے دلعین یہ ارمان یا رسول اللہ
بجرا صفت میں قرآن یا رسول اللہ
نہوئے پانی یہ بلکان یا رسول اللہ
قرن جفا قرن جفا سر سؤل اللہ

میں ہمارے روضہ کبریا کی پکوسنے
نہ ہمارے کرسے بیشتر کتاب کہ ان
یاد ہر رسول خستہ کو سینے میں
زربیت سہ کرم علی رسول اللہ

حق تعالیٰ جل شانہ نے ارشاد فرمایا ہے وَاِذَا اخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا
اَتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ
لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ قَالَ اَاقْرَأْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمُ اٰمِرًا
قَالُوا اَقْرَأْنَا قَالِ فَاَشْهَدُ وَاَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ
جب لیا اللہ نے اقرار نبیوں کا کہ کچھ میں نے تم کو دیا کتاب اور علم سے پھر آدمی تم پر اس کوئی
رسول کہ سچ بتا دے تمہارے پاس ہواے کو تو اس پر ایمان لاؤ گے اور اس کی مدد کرو گے
فرمایا کہ تم نے اقرار کیا اس شرط پر لیا میرا وہ بولے میں نے اقرار کیا فرمایا تو اب شاہد ہو او
میں بھی تمہارے ساتھ شاہد ہوں اس آیت پاک سے بڑی تعظیم و تکریم اور عظمت و بزرگی
حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پائی جاتی ہے بلکہ صریح معلوم ہوتا ہے کہ حضرت
سب پیغمبروں سے افضل اور بھتر ہیں کیونکہ اللہ جل شانہ نے تمامی پیغمبروں سے ایسے ایمان اور
مدد گاری پر ميثاق لیا ہے اور ایمان لانامیوں کا حضرت پرستندم ہے نسبت رکھ کر فضیلت

شاہد اپنی وہی جانے سوا او کے خدا جانے
بہار کا اور دہان کا بھی اویس کو رہنا جانے
کہ سرفہ ویدہ باطن کا او کی خاک پا جانے
رضائے خالق اکبر رضائی مصطفیٰ جانے

رسول مجھے کے مرتبے کو کوئی کیا جانے
وہ بخشا بیکار و درخشا عاقل کو یہ واجب ہے
ہم ہوا ایمان میں کامل مسلمان و سکول آدم ہے
کرسے جو حکم و سکون حکم جانے حق تعالیٰ کا

<p>شکوہ شان کو او کی گروہ اثیا جاسے او کیو باعث پیدایش ارض و سما جائے جسے ہو عشق لے ہمسوہ اسکو دلہا بنائے ہر جہا ہر جہا سر سول اللہ</p>	<p>وہی بس افسرِ غیران سردارِ عالم ہیں مناسب گلشن امکان میں ہے ہر آفریدہ کو وہ ہے مشوق عاشق اسکا خلاق زائے ہر رَبِّ سَلِّمْ عَلَیْ رَسُوْلِ اللہ</p>
--	--

اور فضائل آنحضرت میں ایک سورہ کوثر ہے کہ بھری ہوئی تعظیم اور تکریم سے ہے فرمایا
 اللہ تعالیٰ نے اَنَا اَعْطٰیْكَ الْکُوْثَرَ یعنی دے رہے تھو مجھ کو مناقب کثیرہ کہ ہر ایک اعظم نامی
 دنیا اور دنیا سے ہے فَصِّلْ لِرَبِّكَ وَانْفِخْ پس جب دین سے تھکویہ نعمتیں مشغول
 ہو طاعت ہماری میں عبادتِ بدنی اور مال سے اور ذریت بددیوان کے کنسے سے کہتے ہیں تجھ کو
 اور یعنی بے برکت اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَكْبَرُ پس جو دشمن ہے تیرا اور دشمنی رکھتا ہے وہی
 ہے بے نسل اور بے برکت ہے اس واسطے کہ تا قیام قیامت جو مومن کہ پیدا ہوگا اولاد معنی تیری
 ہے اور ذکر تیرا منبرِ دل اور زبانِ عالم پر آخر زمانے تک بلند رہیگا کہ پہلے نام خدا کا لینے
 بعد اس کے نام تیرا اور آخرت میں سے تھکویہ درجات اور مراتب دے کہ وہ صفیہ بیاض باطن

<p>بیان ہو مصطفیٰ کی کس طرح لطف و عنایت کا جسے عشق نبی ہے وہ نہیں محتاج ہونے کا مہر و خورشید شرمندہ ہیں دونوں چرخ گروا پیر بنا کر او کو دولہا عرش پر بلوایا خالق نے پہلا کس طرح سایہ اوس قدر نور کا ہوتا نبی کے دوست ہونے سے خدا کا دوست ہونا فروغِ نوراں سے یہ دل ہو گئے روشن</p>	<p>کہ امت کے کیا ہے اپنے وعدہ تفاعت کا عجب دولت ہے یہ کیا پوچھنا ہے ایسی دولت کا دو عالم میں چاشنہ رہے اوس کا نِ ملاح کا زبانِ عاجز ہے کیونکر موصیائے شانِ شوکت کا کہ وہ پیشہ و شک ہے غوثِ دستِ قدرت کا لکھو نہ خوش طبعیت ہو عجب شہرہ ہے الفت کا پڑا پر توجہ او نہ رکے اوس شمعِ نبوت کا</p>
--	---

محل ضرور کیوں گئے شاداب عالم کے
 خدائی مصطفائی عاشق و معشوق کی باتیں
 تخلص دل یار رب مری کرو، تو یہ پوری
 جیسو جو پائیں دس ہائے سیرین سہا اختیار اولیٰ
 لکھو کہ لیل دل او پسہ و جان سے قصہ قہا ہو
 جہا نہیں نہ ہو آج یہ ختم الانبیاء احمد

رحم سے پڑا چوینا جاوےں ابر سناوےں کا
 وہی جانے نبی خواص جو دیای وحدت کا
 بنون ہمارہ بکاش میں سرور عالم کی تربت کا
 کیا غبار سے سرور سہا او کا وشت حیرت کا
 وہ سہا سبز اور شاداب گل باغ رحمت کا
 نہ باقی نام عالم میں رہا کفر و ضلالت کا

سلسلہ سالار نام کہ وہم کہ لکھا گیا اتم سارک آپکا اوپر پیش اور کرتی محبت میں کوئی در
 ایسا نہیں سہم کر پیش رہے پیر نہ لکھا ہو کارا لا اے محمد الرسول اللہ روایت کی جزیر
 حمید الشریف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ
 جب گیارہ برس کی عمر میں میرے ہاتھ لکھا گیا کہ لا اے محمد الرسول اللہ اور وہ
 ارادہ تھا کہ وہ میری عمر پانچ برس کی تھی پانچ برس کی عمر میں نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ عنہ سے
 ملا میں نے کہا کہ آپ کا نام کیا ہے آپ نے فرمایا کہ میرا نام محمد ہے اور وہ وقت بڑھ گیا
 عابد السلام سے کہ انہی اذان کے کہ میری میت اس کے جاتے ہیں اس جس وقت کہ اشفیٰ ان کا
 اے محمد لکھا کہ لا اے محمد الرسول اللہ پیر کوچہ نام آپ کا پکا کر دوم علیہ السلام کو
 عجیب طرح کا سفر ہوا اور وہ وشت و اضطرار اور تکاد و رہا اور نکالا اللہ تعالیٰ نے
 ہم آپ کا پکا کر دیا ہوا ہے نام کہ ہم سے کہ خود ہے اور ندا دی در میان آسمان و زمین کے
 دُوالہی میں چھوڑ دیا اور نام رکنا آپ کے نام مبارک کہ پیو یوں مبارک ساقی کو
 دنیا و آخرت میں جیسا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ قیامت کے دن میرا منہ
 پیش میں ہوا گا کہ ہر گوارہ و غایت آیت خود ایت میں عرض کرے کہ نہ خداوند کریم

ہے کوئی کام لایق جنت کے نہیں کیا حق تعالیٰ جل شانہ ارشاد فرماتا کہ ای لوگو میں
 عہد کیا ہے کہ ہرگز ایسا شخص کو دوزخ میں نہ ڈالوں گا جس کا نام محمد یا احمد ہو گا اور کہ ہے کہ جس
 کبریاں ہمام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو گا حق تعالیٰ اس کو من بركت نظاماں بکراہی
 انحضرت قیامت کے دن اس کی شفاعت کر کے بہشت برکجا جائیگا اور شریک کائنات فرشتے

<p>جلوہ اور شمس درخشاں شاخ شاخ یہ عجیب اس گل نے وکھلا شاخ شاخ شاخ یہ گہا حق رنگ بے رنگ دیکھا شاخ شاخ باغ گلشن تناسل بسکی کرنا شاخ شاخ مرغ ہر گلشن بھی کرتا ہے چرچا شاخ شاخ نور کا شعلہ غم کرتا ہے پیسا شاخ شاخ کیون نہ جاتی آپکی تاء شعل شاخ شاخ قدرت خان سراسر ہے ہویدا شاخ شاخ ہوگا ہمسر نور احمد جلوہ افرا شاخ شاخ</p>	<p>طرف ترہ ماجرا گلشن میں دیکھا شاخ شاخ گو کہ گلزار موت میں کھلے کیتے ہی گل سر گل گلزار اپنے رنگ میں شمس تناسل تازگی بخش گلستان وہ گل خوشترنگ ہے واہ کیا نخل قد احمد ہوا ہے سربسند باغ امرکان میں ضیاء احمد میں ہے نخل قدام احمدی میں تھیں خوشا زین کی دوستو کون اس باغ جہان میں جلوہ گر با شوق ہی تجھ کو تو سیر گلشن ایجاد کر</p>
---	--

<p>حُرِّ جَبَّارُ حَبَّارُ سُبُّوْلُ اللّٰہِ</p>	<p>رَبِّ سَلِّ عَلَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ</p>
--	--

بیان قرہ محبت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

اے عاشقان محمد صلی اللہ علیہ وسلم جناب رسول مقبول کے نام سے عشق ہونا باعث حقا
 حاجی خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے لَا یُوْعَمِنْ أَحَدٌ لَّوْ حَقَّ
 اَلْوَلَّ اَحَبُّ اِلَیْہِ مِنْ نَفْسِہِ وَ مَالِہِ وَ وَلَدِہِ وَ النَّاسِ اَحَبِّ
 ایسی بریں کامل نہیں ہوتا جب تک کہ عزیز نہ رکھے مجھ کو زیادہ اپنے مال اور اولاد اور آپ

ساری دنیا سے اور جسے میرے روضہ منورہ کی آگے زیارت کی گویا اس دیکھا مجھ کو یا تیرا
جو عشق احمد ہے اسے تھان چلو مدینے چلو مدینے

رہو نہ اس سس شہرین پریشان چلو مدینے چلو مدینے

سحر و شہر و جدائی دل پر رہو نہ دل خستہ اور مضطر

کرو نہ تم اپنا چاک دامان چلو مدینے چلو مدینے

نبی کی تلو بہ گرجستہ تو ترک تو کیا کر کے الفت

خوشی خوشی اور شادان چلو مدینے چلو مدینے

محل نبوت کو دیکھو چسکر داغ ہو سر بر سر معطر

رہو نہ ببل کی طرح آلاں چلو مدینے چلو مدینے

عجب و بوی سے خوش نمایان کہ جسے باشت سب میں شان

وہاں پر سستا ہے نور نیر و الہ چلو مدینے چلو مدینے

جو ہے تمنا کے دیدھاؤ نہ بار وقت یہاں اوٹھاؤ

نکا و دل کے تمام ارمان چلو مدینے چلو مدینے

نہ برسے رحمت خدا کی کیونکر بنا ہے جس جا مزار اطہر

معد پر جہیل ہے گس ران چلو مدینے چلو مدینے

چمکتی ہر دم وہاں ہے بیل کلمہ بن قدرت کے لا تعد گل

عجب ہے سر سبز وہ گلستان چلو مدینے چلو مدینے

نبی نے دیدار ہے دکھایا مزار اپنے چہ ہے بلایا

اوشواؤ ہو گئے ہو گریبان چلو مدینے چلو مدینے

ذکر فضائل امت محمدی علیہ السلام

جانتا تھا یہ کہ جس طرح احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ السلام سرور انبیاء اور سید عالم اور علی
 امت کے لوگ بھی بہترین امت ہیں کیونکہ تو شرافت امت کے نبی کی افضلیت
 ہوتی ہے چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلْعَالَمِينَ اور فرمایا
 الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتِمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ
 الْإِسْلَامَ دِينًا اور یہاں فضائل امت محمدی کا حسب سابق بیان بہت ہو چکا
 تم اسے امتیاز محمدی ہمارے واسطے حق تعالیٰ جل شانہ نے اہل غنیمت کا سوال
 کیا تا مامروسے زمین کو مسجد بنایا اور خاک کو فرش پائی گئے مقرر کیا کہ اگر باقی سے نہ ہو تو
 تیرم کر کے نماز اگر وہ کسی نبی کی امت کو نصیب نہ ہوتی اور وہ خود نبی خاص تھا تو اسے
 واسطے ہے امت را القدا و ہمیں شریک نہیں دیا اور یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 وَاللَّهِ لَإِنِّي لَأَكُونُ يَوْمَ الْقِيَامِ خَيْرَ النَّاسِ أَمَّا بَعْدُ فَمَنْ يَنْتَهِ عَنِ الْمُنَى يَكُنْ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ
 میری بڑائی جاگنی روز قیامت کو اپنے پیروں و گاہکوں کو روز قیامت میں بڑائی اور جنت
 سے اور نماز پانچوں وقت کی خاص اور تمہارے فرض اور امتیاز ہے اس لئے کہ
 واسطے نماز چار وقت کی تھی اور نماز عشا کی نہ تھی یہ جنت ہے نماز عشا کی نہیں دے دیا اسے
 رسول تھے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ تاخیر کر یہ تم نماز عشا میں آنا واسطے
 کہ تم کو زرگی دی گئی اس نماز سے قبل تمہارے یہ نماز کسی اور امت نے نہیں پڑھی
 سبحان اللہ خداے کریم نے اس امت کو وہ شرف بخشا کہ پہلے تک کسی اور امت
 کو نہیں ملا کیونکہ نہ وہ امت احمد مختار ہے اس پر لطف و کرم خالق کا بیشمار ہے

اور تجلی ہوئی عالم میں کہ سب کا چمکا

خلق احمد ہوئے امت کا ستار چمکا

مژدہ اسے اہل جہان مستند اور شہسوار ازن جو ساجی سے تان ہون عجب کیا اسکا	کیا نصیب کا تمہارے ہے ستارا چمکا نچھسے کہ پڑو نہ لے مہر دل آر اچمکا
ایک بیگ غامد مگلا سے ہونی ظلمت پھر تیرا کی شیریں بین رسالی ہو جائے	اے نبی گو ہر دندان جو تھسا اچمکا بخت سے شاہ رسل ایسا ہلار اچمکا
مرا پت سدا اللہ کے رسول اللہ	خدا جبارا جبارا رسول اللہ

اے رہروان طریقت محمدی معاوم کرو تم کہ حق تعالیٰ جل شانہ نے وہ ایمان تیرا بنا
کیں جو کہ امت سابقہ پر ہوئیں اور کوئی کج در بیان تمہارے نہ کہا مثلاً اگر تے نماز کھڑے
ہو کر تہ پڑھی یا سیکھ کر پڑھو اور اگر تہ پڑھی جائے لیٹ کر اشک سے ادا کرو
اور ساج کیا نکھو روزہ نہ رکھنا اور قصہ صاوت و حاستہ شیریں اور کہلا کر تمہارے ٹاپے
دروازہ توبہ کا جب تک کہ کتاب پچھو سے نہ لگے اور اٹھایا تے اوکو جو گناہ قبول اور
چو کہ اور زبردستی سے صادر ہو جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ انا اللہ فرم
عن ائمتہ الخلفاء والذین ان و ما تے تلو ہو ا تکتہ فی اللہ تعالیٰ
نے اوٹا با مری امت سے ان چیزوں کو جو کہ خطا اور زیان اور زبردستی سے
صادر ہوں اوکی باز پرس نہ کرے اور نبی اسرائیل جب خطا اور زیان کرتے تھے حکام
اتھی میں اون پر عذاب سخت نازل ہوتا تھا بلکہ جو شخص نبی اسرائیل سے شے کے گناہ کہلاتا
صحیح کو اوسکے دروازہ پر لکھا ہوتا تھا کہ فلاں شخص نے یہ گناہ کیا چنانچہ لکھا ہے کہ موسیٰ
علیہ السلام کے لشکر میں ایک شخص نے زنا کیا تمام لشکر پر عذاب سخت نازل ہوا یہاں تک کہ
سیکڑوں گناہ وغیرہ اور کبیرہ سرزد ہوئیں مگر حق تعالیٰ اپنے حبیب کے حق میں سب پر پانا ہو
سے نظر نفقت کی شامل حال دیکھنا

حشر کو بٹائیے ہم سب کو حضرت دیکھنا

ہوگی وہ ذرہ نوازی بخشے جائیں گے گناہ
 ایسا گناہ وزیرِ جنت میں وہ بیشک تمام
 مانگ جو تو مانگتا ہوا ہے حبیبِ باد و قاصد
 نورِ عشقِ احمدی دلیں ہوا جس کو ظلم
 آپ بخشائیں گے حق بخشیکا سب کو کچھ خوشتر
 شکیلا وہ کفرِ جہل کی قلم اس دہرے
 دین و دنیا میں ذلیل و خوار ہو گا سرِ سر
 ہر درو دیوار پر ہے جلوہ گر نورِ حیات
 اور بھی اتنے نبی گذرے زمانے میں مگر
 نام کے لینے سے ہوتا ہے ہر اک میں کلام
 عرش پر پاس اپنے اکدم میں بلایا آپ کو
 دیر سے ہم قلم کھڑا ہے در بدرِ تشناب
 رَبِّ سَلِّمْ عَلَی رَسُوْلِ اللّٰہِ

شکر کے ان غائب گہرے ستارے نہ دیکھنا
 احمد علی سید کے گہرے ستارے نہ دیکھنا
 شکر کو اس ستارے کا حق نہ دیکھنا
 واہ کیا پانی ہے گہرے ٹھیکہ دولت دیکھنا
 عاشق و معشوق کا طرز محبت نہ دیکھنا
 ہو گئی ہے روزگار کے ظلمت دیکھنا
 ولین جو رہتا ہے حضرت عداوت دیکھنا
 محفل مولودین کیا کیا ہے رحمت دیکھنا
 کب ملی تھی کس کو یہ مہربانست دیکھنا
 ہر زبان کیا ہے یہ لطفِ عداوت دیکھنا
 حق تعالیٰ کو جو تھا منظور صورت دیکھنا
 آک نظر اس کو بھی لے ابرِ سخاوت دیکھنا
 مَرَّ حَبَا مَرَّ حَبَا مَرَّ سَوَّلَ اللَّهُ

اور فضائل تمہاری یہ ہے کہ جاؤ گے قبر میں اگناہ اور لکھو گے سنگتہ جیسا کہ خبرِ شریف میں آیا ہے کہ اَنَا مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاُخْرَىٰ مِنْ عَيْنٍ وَغُرْبِ اسْتِیْعَیْنِ
میں وہ ہوں کہ پھٹے گی زمین واسطے میرے اور میری امت کے اور نگین گے قبر سے
پہلے اتون کے اور ہوگی ایک نشانی اور علامت پیشانی پر سجدے کے اثر سے جیسا
کہ حق تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے سَبَّحْهُ فِي وُجُوْهِهِمْ مِنْ اَثْرِ السُّجُوْدِ اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں روز قیامت اپنی امت کو سفیدی

پیشانی کی پادشاہی کہ وہ اشجود سے ہوگی بچاؤ کا تو بہا میو جاسے مکہ نماز پر مہر و زور
 اکر تار و کر یہ سب ہمارے کام آئے گا بلکہ قیامت میں سب سے بیشتر نماز ہی جو بھی ایسی

تو ہونے دو وقت جلسے یہ سب نچوٹم اپنا
 کہ بار در وقت سے نہیں اوڑھتا تو ہم اپنا
 روان قاب سے ہو جب قافلہ سوے دم اپنا
 فرشتوں کے کیا تعلیم کو سر پلندہ ہم اپنا
 پہا میں انکسین عروں کے نما کیے قہم اپنا
 دکھائیں کسو پر یہ بیٹہ صد چاک ہم اپنا
 دکھا وہ اب رخ روشن تم لے عالی شہم اپنا
 شاکر تار ہوں قاب سے جب تک نکلے دل اپنا
 جو فرماؤں محمدؐ طفے لطف و کرم اپنا
 ہر جا ہر جا کہ رسول اللہ

عزت سے نیرن کر شافع محشر کرم اپنا
 مقصود ہی میں ہلایہ ناتوان کسطح ہوا فخر
 شفیق المذنبین او سو وقت رہے ہر تم بنو آکر
 شب معراج دیکھا مصطفیٰ کو جبکہ گردون پر
 شب سحر آؤ دولا سیر حیات کو گیا جسم
 تمہاری ذات جب ہو مرہم دشت اسے اجمل
 اوڑھار و خلد شب نصیان کا پردہ میری نگاہوں
 وہ اس عالم پہنچے جلی روضہ اطہر کراں حرم چون
 ہر وقت سے دور ہو فصل خالق سے دو عالم
 سرایت سجدے علیٰ رسول اللہ

اللہ اس ہے کہ جب تین منکر نہ دیکے سرانے سے آتے ہیں تو نماز کہتی ہے اس طرف سے
 نہ آؤ یہ اسی در کے در سے تو کو تہجد کے کیا کرتا تھا تو پھر دہشتی طرف سے آتے ہیں صدقہ
 تھا ہے اور ہر سے نہ آؤ کہ یہ اس جگہ کے خود سے صدقہ دیا کرتا تھا تہاب بائیں
 طرف سے آتے ہیں روزہ کہتا ہے اور ہر سے نہ آؤ کہ یہ اسی دہشتی سے سو کا اور پیاسا
 رہتا تھا تہاب بائیں طرف سے آتے ہیں جمعہ کہتا ہے اور ہر سے نہ آؤ یہ اسی جگہ کے
 خطہ نے پیادہ نماز کو جاتا تھا تہاب وہ جگہ دیتے ہیں اور سوال و جواب کرتے ہیں

اے نبی عصیان سے میں ناچا ہوں

کسطح ہر ان بحر شہم سے پار ہم

جز گنہ ہوتے نہیں افعال نیک
کیا عجب شیش شیش تیری ہوا گر
تیرا عاشق ہے خند اوں زبان
آرزو، دل بھی ہے روز و شب
جلدے رشکِ میعاد و شہا
قیدِ غم سے خستہ دینا چٹھرا
صاف آجائے نظر نورِ حندا
روئے انور سے اوٹھا دو تم حباب
گر گاہِ لطف ہو اے ابرِ فیض
ہم حق سے ہے ملا نام بنے
گمراہی سے پائین شاید راہِ راست
شرم آتی ہے بیانِ رازِ مین
بارِ عصاں سے نہیں اوٹھتا دم
کیون نہ تیرے سرِ حیاں مشہور ہوں
رہا ہے سداً علی رسول اللہ

ہیں سرِ سرِ اسرارِ قبل، روزِ تازہ
ہیں غلامِ احسنِ دُعا
پیشِ سببِ جہین کہ علاجِ دارِ غم
تیرے روضے کے نینبے وارِ غم
ہو گئے ہیں ہجرِ مینِ سدا
تیری امت میں ہیں اس سرِ سدا
ہوں نے وعدت سے گر نہ شازِ غم
لے نی ایمن طالبِ بیدارِ غم
تازہ تر ہوں صورتِ گلزارِ غم
ہیں فدا اس نامِ پیو بارِ غم
خوابِ غفلت سے بونہولِ غم
حالِ دل کیونکر کرین انہارِ غم
دیکھیں کیونکر آپ کا دربارِ غم
نفت کے لکتے ہیں سب شاہِ غم
ہر جا کہ ہے حبِ رسول اللہ

بیانِ ولادتِ باسعادتِ حبیبِ یاکرِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

بیانِ خلقت و تولدِ مصطفیٰ اینجاست
عیانِ صفیوتِ ذاتِ و ازنا اینجاست

ہا کہ بزمِ طربِ خیز و جانفزا اینجاست
خدا کے پاک کہ کردستِ صاحبِ ولادت

جسوقت اللہ جل شانہ کو اپنی حقانی ظاہر کرنا منظور ہوا اسام مخلوقات کی پیدائش
 سے پہلے پندرہ سینہ سو برس ایک لاکھ چھ سو چوبیس کے ارشاد کیا اور پندرہ سو
 نور ہزار سالوں کے بعد پھر نور و نشان ہو گیا اور اسے سجدہ کر کے انکسرت کا حقیقی
 جل شانہ سے فرمایا اے اسے سے تجھ کو پیدا کیا ابتدا خلق کی کرونگاہیں جسے اور استہا
 ز و لوہن کی کرونگاہیں تجھ پر دوسو برس عرش و آسمانی توح و حکم شمس و قمر
 ارض و سما کی ارواح انبیاء و آسمانی ہشت و درخ دریا بہا پیدائش کے جیسا کہ
 فرمایا انحضرت سے کہ انا بنی اللہ و خلق کلہم من نور یعنی تمام مخلوقات میرے
 نور سے پیدا ہوئی ہے اور میں نور خدا سے بعد اس کے جبریل علیہ السلام کو حکم فرمایا
 کہ زمین پر جائے اور ایک مشت خاک لائے پس بمجر حکم خداے عز و جل کے
 جبریل امین نہایت شاد و خرم زمین پر آئے اور ایک مشت خاک مقام قبر انحضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لےئے اور اس نور منور کو اس خاک میں ملا کر آب
 تسنیم سے خمیر کیا پھر ماند ہوئی و درخشان کے بنایا اور تمام زمین و آسمان دریا
 پھاڑ پھار ظاہر کیا میں بعد اللہ جل شانہ نے آدم علیہ السلام کو بے باور پر
 کے پیدا کیا اور نور محمدی اُنکی پیشانی میں جمکایا اسطرح وہ نور پاک آدم
 علیہ السلام سے شیعہ اور شیعہ سے نوح علیہ السلام تک پہنچا پھر اسے
 ورجہ بدو جبر متقل ہو کر ابراہیم علیہ السلام اسے اسمعیل علیہ السلام بعد
 اُس کے نبوت نبوت عبد مناف اور اسے ہاشم اور ہاشم سے
 علیہ السلام اور عبد المطلب سے عبد اللہ کے پاس آیا

ایک پشت پدین ہے وہ نور

اہل عالم ہو شاد اور مسرور

جو منور کرے گا عالم کو	خشنہ دست گاہ بنے آدم کو
اسم پاک اور کجاو محمد ہے	اوپر اطمینان استحق کا چیدہ ہے
عاشق زار اوس کا ہے بعد	دو لون عالم کا ہے وہی مقصود
ہوتی خلقت بناو یکی اگر منظر	پھر دست دالی کا ہی نہ ہوا منور
اوس کے باعث سے سب ہوا پیدا	ویکے ہو جو تم یہ ارض و سما
ہوئے پیدا بہت سیچے غیب	انے یس کن ہوئے نہیں برتر
یہ تو سیر الامین نہ اس کے	مستم حق کے کا خانے کے
انکی نصیحت ہر یہ مصطفائی ہے	نکے قطفین سب خدائی ہے
امین خشنہ ہی گھبراہٹ میں	سختیہ جعفر ہیں ترانے میں
ساتی خشنہ ہی اپنے سہ شہید	ایں کی ایمان حبیب حسنہ ہوا
حکمران ہے بس بھی ہے	روزیہ سہ ہوا ہوا ہوا ہوا
کتاب سید علی رسول اللہ	ہر جہت کی حبیب ہوا ہوا

لکھا ہے کہ عبداللہ والد بزرگوار آپ کے نہایت جہان خود صورت اور نکاح تشکیل
 و جبل شیرین کلام و خوش بیان ایک سیرت اور خجستہ کردار سے تھے اور
 محمدی انکی پیشانی میں پر تو فغن تھا تمام مکین شہرہ حسن او نکاح اند تھانہ عورتوں
 اور جوان کے کی اوس کے حسن جمال پر عاشق و شیدا تھیں اور ہر ایک عورت خود بخود
 یہ چاہتی تھی کہ کسی ناز و انداز سے عبداللہ کو اپنے دام محبت میں پھنسا لے جبکہ
 عبدالطلب کو یہ حال معلوم ہوا چاہا کہ کسی عورت یا شان و شوکت کے ساتھ
 انکا جلد نکاح کر دینا چاہے اسلئے کہ عبداللہ کسی عورت کے قریب میں

آپاں ایک عید دست انداز بہ نہری کو پوچھی تو سب نہری نے کہا کہ
ہو اور عید انتساب سے ذکر کیا کہ میری دست آمنہ ہے اس کا نکاح عبداللہ کے ساتھ
اگر آپ کو منظور ہوگا۔ یہ بھی غرض کہ یہ رشتہ طہین کو پسند ہوا دل رضامند ہوا دونوں
طرف سے نکاح کا سر انجام ہوا القصہ حضرت عبداللہ کو عید اللطیف ساتھ لکھ کر دیا جس کی
مکان پر گئے اور حضرت آمنہ کا نکاح عبداللہ کے ساتھ کیا حضرت عبداللہ نے
تین روز تک آمنہ خاتون کے پاس قیام کیا چنانچہ اس ایام متبرکہ میں
نور محمدیہ نے حضرت آمنہ کے شکوہ مبارک بن قرار فرمایا

باغ جہانیں آبی سحر ہوا رہے
یہ اتم شاعر ہے بہی ثناء آرا رہے
سنبھل کا بال بال سنا پیدا رہے
جس سے نمودار رشتہ پروں کا رہے
آبی تین تین نام کو خس ہے نہ خار رہے
مادر کے زباں تین تین وہ گلزار رہے
اور کوئی مثل او کے نہیں پیدا رہے
دھام تین آسن والا شہ دیوتا رہے
قری ہی اکتی صل عطا بار بار رہے
پڑتی او کے ابر کرم کی پارس رہے
اب آویار معل بھی انتظار رہے
عے نود خدا ہر اک دل نگار رہے

مبہل ترانہ سنج یہی بار بار رہے
چھوڑا ہے چار سمت ہر اک تختہ چمن رہے
نگس اشار بازیاں کرتی ہے چار سو رہے
باد نسیم نے وہ شگفتہ کہیں اگل رہے
یہ اکمل شعلی کہلی ہے ہر اک ٹٹے رہے
کیونکہ تیرا صغیر و شگفتہ ہوا رخ دھڑ رہے
جس پر کیا غبار حقیقی ہے شہینہ رہے
نغمہ مٹے گی گلشن زنیاسے اک قلم رہے
اچھا زیاں اوسے سا اوس گل کا ہی عیان رہے
پانی جو تازگی ہے گلستان دھڑ رہے
سید بھائی صحن گلستانیں ہنسی رہے
عالم میں اوس کے دہنم جو تازگی ہو چکی رہے

ہم جن میں ہے وہ گل احمدی کھلا	بسیہ کہ وہ دم دل عالم شاربے
کہتے سَلِّمُ عَلَیْكَ رَسُوْلُ اللّٰہِ	اَحْرَجَا مَرَجًا رَسُوْلُ اللّٰہِ

جس رات آمدہ خاتون حاملہ ہوئیں اور رات کو ملائکہ آسمان زمین سے فرحت سرور کیا جبریل علیہ السلام نے کمال خوشی سے علم سبز محمدی لیا کر کعبے کی چہت پر گھڑا کیا اور تمام دنیا میں یہ قرۃ سنیا کہ آج کی رات نور محمدی نے رسم آئینہ کو منور فرمایا اور رضوان داروغہ بہشت نے دروازے جنت کے کھول دیے اور تمام تمام کو خوشبو سے معطر کیا اور رات کو چپاے روئے زمین کے گریا ہوئے نے از چویدہ پرند جانور آبیمین بشروئے اور دریائی جانوروں نے ایک دوسرے کو خوشخبری سنائی بت روئے زمین کے سرکوں ہوسے شیطان ابھریں کوہ و صحرا میں آواز ملا کہ کرتا رہا

حبیب خدا ابو محمد نبی ہے	ولادت کو اذکر کی نہایت شرفی سبب
کہنیا رحمت حق کا ہے شامیان	عجب اندر کی چاندنی نئی دیکھی سبب
تھے جبریل کا زمین تمام اب	کہر کفر سے ہر خست کسی سبب
وہ آہوتا ہے دنیا میں جلوہ فروزان	کہ جبکہ سب سے یہ خلقت بھی سبب
نہیں کوئی جاے میں پھولوں کا	ہر اکسے کہ جانیں اس کی حق سبب
ہے میلاد حضرت سے جو شخص خوش	بلا شاک وہ گوارا اور خوش سبب
سوا احمدا کے اور کس کو	بتاؤ تو محمد سر نبوت ہی ہے
وہ ہمیشہ امت کا عاشق ہے اپنی	کہ وقت ولادت کہا امتی ہے
پس اب جلوہ گر طہر شاہ شاہان	سلامی کو ساری یہ خلقت گئی ہے

محسب الیہ المہین ذکر خوشی ہے
یسا کہ شہری و مہرینہ ہے
کھانہ کی بہم کھلی ہوگی ہے
بس اون کے بہتے وہاں غلصی ہے
سَرَّ حَبَا عَرَّ حَبَا سَرَّ قَوْلُ اللَّهِ

ہر اکساہنی شل گل خندون ہے
سائے کو آتا ہے کہ وہ خابستہ
خبر کی آمد کی سکر حبست
وہین شافع حشر ہے شہر ہے
نریت سَلَامٌ عَلَیْہِ سَلَامٌ

جاننا چاہیے کہ سب کو خوشی میلاد رعل کی ہوئی مگر ابلیس کہ جس کا نام غزیریل ہوتا
اُسے نہ ہوا بہت تکبر اللہ تعالیٰ کی عبادت کی زبان تک کہ یہ علم الملکوتہ ہوا یعنی
فرشتوں کو سبق دینا تھا اس کو خوشی میلاد بھی کی نہیں ہوئی جبکہ آدم علیہ السلام
کی پیشانی میں نور محمدی جلوہ گر ہوا اللہ تعالیٰ نے تمامی فرشتوں کو ان کے سجدے کا
حکم فرمایا ہے آدم علیہ السلام کو جو یہ کیا مگر ابلیس نے انکار کیا فقط ایک نے ادبی
کے باعث سے مردود بارگاہِ لمیزلی ہوا طوق امتداد کے گلے میں پڑا
اوس راستہ کو عجب طرح کی شادمانی ہوئی

گویا ہونی زبان و خوش طبع کی
باغ بہسان میں آج ہے آجضو کی
لے مومنو یہی ہے نشانی ظہور کی
تعطیم غمی فقط یہ ہے کہ نور کی
اوس نور سے چمکانی ظلمت ہی دور کی
ہوتی ہے آشکار یہ رحمت غفور کی
خوشبو ہے چار سمت سے آتی بخور کی

شادی یہ ہے ہمارے نبی نے ظہور
بیل چمک رہی ہے گلون و بہن ہین
جبریل نے کیا ہے نصب کعبے پر علم
آدم کو سب فرشتوں سجدہ جو تھا کیا
اتنے سے پہلے بگلیسی فارس کی سار کواک
پیدائش رسول نہیں صاف ہے نمود
ساگایا سکھ حردون نے جنت میں آؤ

اسات وصال ملک کے چرخ سے	سہ کیفیت حصول شاد و سرور کی
ہمسر وہ شخص جائیگا بیشک بہشت میں	فرمانبری کرے گا جو اس کے امور کی
سَلَامٌ عَلَیْكَ عَلَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ	ہم جہاں جہاں جہاں رَسُوْلُ اللّٰہِ

آئمہ خاتون سے روایت ہے کہ مجھ کو ایام حل میں کوئی بار و بوجہ یہ کہ ابھی اسات حل میں عورتوں کو ہوتا ہے ہرگز نہ معلوم ہوا بلکہ انہی کے حل تک ظاہر نہ تھا جبکہ یہ بیت حل کے گزرتے تب مجھے خواب میں کسی شخص نے کہا کہ اے آئمہ خاتون تو حاملہ ہے تمہارے شکم میں محبوب خدا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جب یہ پیدا ہوں انکا نام محمد رکھنا اور توریت اور انجیل میں اس کا اسم پاک انکا احقر ہے بعد اوستے نیکو خواب میں اگر ہر ایک نبی مرسل نے خوشخبری سنائی جب مجھے معلوم ہوا کہ میں ماہوں اوس مدت میں عجب خیر و برکت شامل حال قریش کے اعلیٰ فیضان میں ہوا یہ سن کر ہر سال میں سرسبز ہوئی جسے کہ قریش نے اوس سال کا امام ستہ الفتح و الفلاح کے نام سے سال فتح اور خوشی کا قبل پیدا ہونے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عید اللہ آپ کے والد کا انتقال ہوا عید اطلب کو اس سال قیامت انگیز کی خبر سن کر نہایت رنج ہوا اور فرشتوں نے بارگاہِ خدا میں روبرو عرض کیا کہ اے خداوند و جہان آج محبوب تیرا یتیم ہوا خطاب آیا کہ اے ملائکہ تم ہرگز نہ رنج و غم کرو بلکہ اون پر درود پڑھو اہم اپنے محبوب کے آپ حافظ و نگہبان ہیں

آئمہ آمد ہے جہان کے شاہ کی	آمد آمد ہے رسول اللہ کی
آمد آمد حق کے ہے محبوب کی	آمد آمد حق کے ہے مطلوب کی
آمد آمد اوس گل خندان کی ہے	جان نصدق جس پر سلطان کی ہے

شہر و سہم آسکا اوسکی اب یہاں
 بارغ و نیا میں وہ شہر آتا ہے آج
 یہ ہے وہی وہ شہر شمع و متین
 کیون نہ نورت شادمانی کی بجے
 بیج خوان چسپہ سنت سارے انسبا
 نور سے روشن کر نیا جو ہرسان
 کوئی دم میں جلوہ وہ قبا لے گا
 پیل شمع تاکیدن ہو بارغ بارغ
 غل یہ ہے یہے رون انجیرن
 کیون نہ عید عاشقان ہو نور سیر
 بیج خولی سے وہ شمع گات
 ہے شمع شامان شادی کا عیاں
 ظلمت زدن نور سے بھر تیار
 پہنچ چیرل سے ترانک ساوور
 چرخہ نور سے نور سے نور
 نہت سارے نور سے نور سے نور

ہر بشر کی تہیت گو ہے زبان
 سب سلاطین و ہرسان و نیکن
 ہے نقیب جسکا شمع فیض الدین
 آمد آمد مظلوم کی آت
 اب تلو اور اس شاد و نیاں کا ہوا
 وہ مد کامل اب آتا ہے یہاں
 اپنا حسن و لبر باد کھلائے گا
 نور احمد کا ہے اب پالا سراج
 حسن ہوئے اتعظیم کو نور و چین
 آتا گا تجو ببار می کا نور
 ہو گا عالم جس سے روشن سیر
 نور شمع نافر شمع ہر شان
 چرخ سے نور سے نور سے نور
 اب رسول اللہ کا نور
 مر جا حسیل علیہ السلام
 نور جفا نور سے نور سے نور

حضرت آئمہ سے مقتول ہے کہ یہ شہر تہا کے حل میں یہ خواب دیکھا کہ اک نور
 عظیم الشان شمع ہوا اور اسے تمام عالم کو منور کیا اوسکی روشنی میں
 پھر انبیاء و صلوات علیہم اجمعین کے نور سے نور سے نور سے نور

جو محبوب و دو عالم ہے خدا کا ہی دوارا ہے
سہ کھانے غریبین میں ہنس رہا ہے
فقط اس کے سایہ بجا ہوا آتش کا ہے
مگر ذاتِ رسول اللہ کا ہنس ہمارا ہے
معدنہ کی خوشبو سے ہوا گلزارا ہے
محبوبِ عالم ہوا عالمِ حق کا دھارا ہے
یہ وہ نورِ جبر ہے یہی آگِ نور کا آستانہ ہے
کہ یہ نگاہِ جہان روشن و پری اٹھاتا ہے
مگر درِ رفیع سے کئی تہا سنی او کھاتا ہے
مگر جہاں جہاں ہے خدا کا ہے اللہ

جہان میں جلوہ افروز ہے وہ الہی ہے
کیونکہ ایک جہان شیدا ہو سکے کہ روشن پر
کیا انگشت سے مہتاب کو دھوکے گرد و پیر
نہیں رکھتے ہیں توشہ آخرت کا پاس ہم
ہوئے کون گل بہار بے شکفتہ آج گلشن میں
نہو کس طرح برتر اور سکا تیرا انبیاءوں سے
قدیر نور کا مطلقا ہے اب نہیں رکھتا
نظر کیونکہ آئے کہ وہ جبر سے آج کئے سے
بلا و محبت نور سے جگر کو تم دینے میں
رہبت مکتبہ سے لے کر رسول اللہ

لکھا ہے کہ جن وقت آمنہ خاتون کو روزہ معلوم ہوا تھا وہاں سے گھبرا کر نہاں ہو گئی تھی
کہ اس وقت بیٹا ان عیدِ عافیت کی رات سے پاس ہو تو میرے کام آئے گی ابھی یہ کلام
ختم نہ کر چکیں تھیں دیکھنی کیا ہیں کہ بہت سی عورتیں خوب صورت ان کے بال سیاہ
اور رخ رخساری سے تھے انقدر آئین کہ تمام گہر نہ کر گیا وہ سب کہنگیں کہ اس سے آمنہ
والدہ رسول اللہ رحمہ اللہ عرین جنت کی ہیں ہم کو خدائے تعالیٰ نے نصرت کو بھیجا ہے
ہم سب آپ پر قربان ہیں اور آپ کے تولد کے وقت بہت سے عجائبات ظہور میں آئے
از انجالیہ کہ والدہ بن ابی العاص نے بیان کیا کہ شب ولادت میں میں آمنہ خاتون
کے پاس حافہ بیٹے دیکھا کہ تارے آسمان کے زمین پر چھپک آئے تھے
پورا عہد نزدیک ہو گئے تھے کہ گان ہوتا تھا زمین پر ٹوٹ کر گر رہیں گے

<p>محمدؐ تار سے پکڑا ہر گونہ سبب ایسی تے سبب سے ان میں سے کے شرمندہ سے گل تر کے عجب طبع میں اپنے ہم پر کے وہ محتاج جسے تو نگر کے دو عالم میں جسے مہر کے ہر جا کر جا کر رسول اللہ</p>	<p>یہ الطاف خالق بے کسر کے کیونکہ بخشا یہ راج و شرف ولاوت سے ہر مہر سے شکستہ عجب آج یہ گل ہوا کرین شکریہ گوئی اللہ کا کہ غمخوار است کا ہر سبب اسی وہ میں اس سے وہ آتا ہے نہایت سبب سے اس سے</p>
--	---

حضرت آمنہؓ خاتون سے روایت ہے کہ قریب بضع حمل کے ایک روز دشت ناک
میں ٹہکی ہوئی تھی کہ اسے سے بجا کر نہایت خوف پیدا ہوا اتنے میں ایک مرغ
سفید آیا اسے لپیٹا بازو میرے سینہ پر لے وہ خوف محبت دور ہو کر تنگی
معلوم ہوئی ایک شخص جس نے پیالہ شربت کا جو دودھ سے زیادہ سفید اور شہد
سے زیادہ شیرین تھا میرے روبرو رکھا اور تین بار اصرار کر کے پلایا میں خوب
سیر ہو کر آیا بعد اوس کے اس نے اپنا انظر میرے شکریہ پر پیرا اور یہ کہا

<p>جلوہ گر ہوا تاج جلوہ گر ہواے حبیب کرو گار جلوہ گر ہو چارہ در دھنسان جلوہ گر ہو منبع جود و سخا جلوہ گر ہواے امام اہل تقی</p>	<p>جلوہ گر ہوا شاہ دوسرا جلوہ گر ہواے رسول نامدار جلوہ گر ہو دستگیر کسان جلوہ گر ہو مظہر ذات خدا جلوہ گر ہواے شفیع اللہین</p>
--	---

<p>مِثْلُ سُنْبُلَاتٍ مَا نَرَايُنَا مِنْهَا قَطَا يَا وَجْهَ الشُّرُوفِ رَسْمًا أَنْتَ نُورٌ قَوْقُ نُورٍ هَرَجًا أَنْتَ مِقْبِلُ الصُّدُورِ هَرَجًا يَا مُؤَيَّدَ الْفُجْدِ مَسْرُوبًا يَا إِمَامَ الْقِبْلَتَيْنِ مَرْجَبًا وَالْفُجْدِ مَسْرُوبًا وَالْمَلَأَ صُلُوعًا عَلَيْكَ مَرْجَبًا وَالْمَلَأَ مَسْرُوبًا مَرْجَبُ شَمْعِ شَبَابَانِ مَرْجَبُ بَرْزَا مَرْجَبُ لَمْعِ قَمَرٍ كَبِيرٍ مَرْجَبُ بَرْزَا مَرْجَبُ سَحَابَاتٍ مَرْجَبُ بَرْزَا مَرْجَبُ شَمْعِ شَبَابَانِ مَرْجَبُ بَرْزَا مَرْجَبُ بَرْزَا مَرْجَبُ بَرْزَا مَرْجَبُ بَرْزَا مَرْجَبُ بَرْزَا</p>	<p>أَشْرَقَ نُورُكَ مِنْ عَلَيْنَا مَرْجَبًا وَأَسْتَفْتِ مِنْهُ الْبُيُوتُ مَرْجَبًا أَنْتَ شَمْسٌ أَنْتَ يَدُورُ مَرْجَبًا أَنْتَ الْمُبِينُ وَنَا لِي مَرْجَبًا يَا حَسْبِي يَا حَسْبِي مَرْجَبًا يَا نَعْمُ وَمَنْ الْخَافِقَيْنِ مَرْجَبًا يَا كَايَا نَا الْعَيْنِ مَرْجَبًا يَا السَّوَى إِلَّا إِلَهُ مَرْجَبًا عِنْدَ مَا شَدَّ الْحَكَا مَرْجَبًا مَرْجَبُ سَلَمَةٍ لَمْ تَابَانِ مَرْجَبُ بَرْزَا مَرْجَبُ عَالَمٍ كَسَمْعٍ مَرْجَبُ بَرْزَا مَرْجَبُ سَحَابَاتٍ مَرْجَبُ بَرْزَا مَرْجَبُ سَحَابَاتٍ مَرْجَبُ بَرْزَا مَرْجَبُ سَحَابَاتٍ مَرْجَبُ بَرْزَا مَرْجَبُ سَحَابَاتٍ مَرْجَبُ بَرْزَا مَرْجَبُ سَحَابَاتٍ مَرْجَبُ بَرْزَا مَرْجَبُ سَحَابَاتٍ مَرْجَبُ بَرْزَا</p>
<p>مَرْجَبُ سَحَابَاتٍ مَرْجَبُ بَرْزَا مَرْجَبُ سَحَابَاتٍ مَرْجَبُ بَرْزَا</p>	<p>مَرْجَبُ سَحَابَاتٍ مَرْجَبُ بَرْزَا مَرْجَبُ سَحَابَاتٍ مَرْجَبُ بَرْزَا</p>
<p>شَوْخِ الشُّرُوفِ جَانِ مَرْجَبُ بَرْزَا تَرْجَبُ بَرْزَا مَرْجَبُ بَرْزَا</p>	<p>شَوْخِ الشُّرُوفِ جَانِ مَرْجَبُ بَرْزَا تَرْجَبُ بَرْزَا مَرْجَبُ بَرْزَا</p>

<p>خداوند عالم ہر طرف سے دعا کرتا ہے کہ</p> <p>اسی طرح جو لوگ اس کے پیچھے آئے</p> <p>میں نے یہ سب زبانی عرض کیا ہے</p> <p>میرا اور فاضل ان میں سے ہے</p> <p>اور وہ ان میں سے ہے</p> <p>میں نے یہ سب زبانی عرض کیا ہے</p> <p>میرا اور فاضل ان میں سے ہے</p> <p>اور وہ ان میں سے ہے</p> <p>میں نے یہ سب زبانی عرض کیا ہے</p> <p>میرا اور فاضل ان میں سے ہے</p> <p>اور وہ ان میں سے ہے</p>	<p>میں نے یہ سب زبانی عرض کیا ہے</p> <p>میرا اور فاضل ان میں سے ہے</p> <p>اور وہ ان میں سے ہے</p> <p>میں نے یہ سب زبانی عرض کیا ہے</p> <p>میرا اور فاضل ان میں سے ہے</p> <p>اور وہ ان میں سے ہے</p> <p>میں نے یہ سب زبانی عرض کیا ہے</p> <p>میرا اور فاضل ان میں سے ہے</p> <p>اور وہ ان میں سے ہے</p> <p>میں نے یہ سب زبانی عرض کیا ہے</p> <p>میرا اور فاضل ان میں سے ہے</p> <p>اور وہ ان میں سے ہے</p>
---	---

فہم اچھے اسے مرور و جمال
ہم سب کی جان مر حبیب

<p>آپ ہیں دنیا کے سرور آپ ہیں مہرور</p> <p>یا حبیب سلام علیک یا رسول اللہ علیک</p> <p>تجھ اک عالم فدا ہے تو شہ ہر دوسرا</p> <p>یا حبیب سلام علیک یا رسول اللہ علیک</p> <p>آپ وہ اوج پایا جو سجد میں بھی آیا</p> <p>یا حبیب سلام علیک یا رسول اللہ علیک</p>	<p>آپ ہیں دنیا کے سرور آپ ہیں مہرور</p> <p>یا حبیب سلام علیک یا رسول اللہ علیک</p> <p>تجھ اک عالم فدا ہے تو شہ ہر دوسرا</p> <p>یا حبیب سلام علیک یا رسول اللہ علیک</p> <p>آپ وہ اوج پایا جو سجد میں بھی آیا</p> <p>یا حبیب سلام علیک یا رسول اللہ علیک</p>
--	--

<p>اول و آخر تمہیں ہوا بطریق خاص تمہیں ہوا یا نبی سلام علیک یا رسول اللہ سلام علیک التجلیات ہوں یہ لایا اور وہ تجھے چھتا یا یا نبی سلام علیک یا رسول اللہ سلام علیک اس پر سے میں بلاؤں محمدؐ پر بھیجے گا یا نبی سلام علیک یا رسول اللہ سلام علیک ہم سرخروں کے حیران کیے لایا یہ حال</p>	<p>دین کے ہر شے میں ہر قسم پر قائم تمہیں ہوا یا حبیب سلام علیک یا رسول اللہ سلام علیک تک جیسے ہے میں آیا حال ان کو سکایا یا حبیب سلام علیک یا رسول اللہ سلام علیک اس پر سے میں بلاؤں محمدؐ پر بھیجے گا یا حبیب سلام علیک یا رسول اللہ سلام علیک ہند میں رہتا ہے گریبان اسکی کرو مشکل آسان</p>
<p>اسلام علیک منی والصلواتی یا رسول یا اقول کیف کمالیست لا یخفى علیک ان فی ہجرک عذابا عذاب لا یطاق حسنت کفر مخفیة کنت کثر انخفض انت خیر الخلق خیر الانبیاء خیر الرسل انت موج اول الامواج فی البحر القیم انت جواد کریم نحن قوم ساء نمون اشتر ذنبی بعفوک لیس لے فیہ نجس</p>	<p>ایس کی حسن اور کثرت التجاتی یا رسول انت تعلم انفسی وایسیاتی یا رسول ان فی وصالک حیاتی یا رسول اختلاف داخل نے عین الندواتی یا رسول مصدر الخیرات محمدؐ والصلواتی یا رسول لیس شکاک مکرم فی الکلماتی یا رسول من نصاب الفضل شیا فی الزکاتی یا رسول بیت سک فی الازل مع البیاتی یا رسول</p>
<p>سلم اللہ علی روحک و صلیک و اما کل ساعۃ النہار مع البیاتی یا رسول</p>	<p>سلم اللہ علی روحک و صلیک و اما کل ساعۃ النہار مع البیاتی یا رسول</p>

خدا کی ہو رحمت پہ لاکھوں سلام	چار بیخ نور ستارہ لاکھوں سلام
کیا دولت دین سے ہے تنے پر	تمہاری سخاوت پہ لاکھوں سلام
پہر تیرے دست نخل مال کر لی	شہنائی آہستہ پہ لاکھوں سلام
ہوا حسیہ شیرازہ سے جہان	پڑھو ادنیٰ صورت پہ لاکھوں سلام
مہی دونوں عالم کا سردار ہے	اقل اہل ریاست پہ لاکھوں سلام
بتائی ہے جسے تمہیں راہ راست	کہو ہر ہدایت پہ لاکھوں سلام
رہے روز و شب طاعت حق میں	نبی کی عبادت پہ لاکھوں سلام
تمہیں وہ مزن اشرف المخلوق ہو	تمہاری شرافت پہ لاکھوں سلام
نتیجہ حسنہ دیکھا وہ شہید ہوا	ترے شکلِ مُسیرت پہ لاکھوں سلام
معطر کیا جسے باغِ جہان	کہو او کی نکتہ پہ لاکھوں سلام
جو بخشا ننگے جرم ہمہ سرا	ابنِ او کی شفاعت پہ لاکھوں سلام

الصلوة والسلام عليك يا سيدى يا مولائى يا رسول الله اعدوا
والسلام عليك يا شفيع المذنبين عند الله اغلظ واكثر دنى
قضاء محاجتي لوجه الله تعالى واطلبني عند قبرك الشريف
يا حبيب الله صلى الله عليك وعلى آلك واصحابك اجمعين

التجسار نم ز تو خیر الانام	کن ز لطف خود پذیر این سلام
لے جیب حق و لے سرور مے	جان و دل قربان ہیں تیرے
را تزن ہوتا ہوں میں تم پر نشا	اور کتا ہوں ہی میں بار بار
اسلام لے در درج بنے بہا	اسلام لے مجمع علم و حیا

فیض پانا تج سے اک عالم ہے
 دم سے تجھ پہ بھی کر تو اب نظر
 جلد سن لے میری یہ تو اتنا سب
 خوف رہتا ہے مجھے صبح و سہا
 جب سوا نیر سے یہ ہو گا آفتاب
 حق تعالیٰ منصفیٰ منہ مرا لگا

تو سب سے بڑا اور بڑا ہی ہو جاتا ہے
 میں اپا کرین شاہ از سب کم کر
 و پتیرے ہوں میں اب سب مل جل
 دیکھوں میں آتا ہے کیا روز جہنم
 کہا ایک گری سے ہر اکیر پہ قلاب
 کہو لی بہت کھولی دھڑک پائے لگا

مسلمانوں قیامت کا دن تو ایسا ہے قحط
 ایک دوسرے کا شہ شکن ہو گئے
 مارے خوف کے ترستے ہو گئے اور نفسی نفسی کہتے ہو گئے
 اپنے حال کی سکہ پڑی ہوگی

ہاں بڑا ہو گا کیونکر اپنا پار
 ہوں بہت آلودہ جرم و خطا
 اسے طیب خاطر استفگان
 ہوں میں بحیرہ پنج میں اگر سینا
 داروے لے بادشاہ دارو
 فرما تا چیمز بین تو آفتاب
 ہوں گل پژمردہ اسے باد سحر
 کہ نگاہ لطف بہر کردگار
 چپٹے سرور پڑی تیری نظر

فکر رہتی رہتی ہی لیل و صبح
 اب بے تمار سے اتنے سہا سحر و چھا
 و سحر کیسے و صبح ان
 رحم کر اسے خواجہ سحر ہر دو سحر
 بھگا دے سحر کی رزق نصیب
 نور رحمت سے چمکے کر شہید بارید
 تو عنایت سے بچھڑا داب کر
 ہوں غریب و نواں شہر یار
 ہو گیا دترے سے وہ شمس و قمر

تمہاری رفاقت میں بسر کی اب میں تمہیں سخت ہوتا ہوں اور اب مجھے تاقیامت
 ملاقات نہوگی مومنو عجب حشر کا مقام ہے کہ یہ جان تو نفسی نفسی کا معاملہ ہوتا ہی
 وہاں بیٹا کر ٹھوٹتا ہے جو روال و اسباب دیکھ کر نقل نگاتی ہے دیکھو جب کا سارا
 اکلیا اور جمع کیا ہوتا ہے اس کے ساتھ ایک جہہ بھی نہیں جاتا ہے اور نہ کام آتا ہے
 اگر ساتھ جاتا ہے تو حُب خدا اور رسول کا ساتھ جاتا ہے اور جو کام آتی ہے تو
 محبت خدا اور رسول کی کام آتی ہے

ساتھ جاتا ہے نہیں کچھ مال و زر | اور کام آتے نہیں خویش و بد

اے ہائیوگو کی تنگی اور عذاب کا حال نہ پوچھو عیاذ باللہ من ذالکنا مرد ویک
 قبر میں لٹا کر سیکڑوں میں مٹی کا بنا کر دیتے ہیں کہ مردہ سچا اور کی
 بار سے مطلقاً حرکت نہیں کر سکتا جب عزیز اقارب بعد تجھ سے نکلیں گے واپس
 آتے ہیں تو دوفرشتے جہان نام منکر نکیر ہے انکی کرنجی انکسین ہیبت ایک صورت
 ہوتی اور گزرتھیں ہاتھ میں لیکر قبر میں واسطے سوال و جواب کے آتے ہیں
 اور نہایت غضب اور غصے سے پوچھتے ہیں کون ہے رب ہمراہ رکھا ہے میں
 تیرا اور کس کی امت ہے تو اور شبیہ آنحضرت کی دکھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ انکے
 حق میں کیا کہتا ہے سبحان اللہ اگر مردہ بالہماں ہے تو سوال کا جواب
 معقول دیتا ہی اور قبر میں اٹھ کر قدام رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
 کا ہوجاتا ہے اور اگر مردہ دنیا سے بے ایمان عمر ہی تو اس وقت شرمساری
 سے دریاے ندامت میں ڈوبتا ہے اور افسوس کرتا ہے حکم عذاب قرک
 ہوتا ہے زمین اس طرحے دوجہتی ہے کہ ادھر کی بلیاں اُدھر چرچور ہو جاتی ہیں

<p>اور راسخ کا گروا تھنہ نکی راہ سے باہر نکل آتا ہے ہر کس شش آئین خستہ کنگرے کون سی اہل مین پیر سے شہا ہاں اگر وہ گار اٹھتے و کرم عمر عصیان میں ہوتی ہے گویا میں تو ہوں اسے جان سے تہر شاہ ساغر و مہابت کد اسی پادشاہ یہ نہیں تو بہت بے نیر غلام عرض میری ہے کچھ جلدی سے قبول کہ تھکے تھکے تھکے و جدائی تو کسوں ہوں شکستہ دل حیرت میں اسے حضور مجھ کو بلو الوہد سیتہ میں شتاب لطف کی کراہتوں سے سر پر نگاہ</p>	<p>ہر کس شش آئین خستہ کنگرے کون سی اہل مین پیر سے شہا ہاں اگر وہ گار اٹھتے و کرم عمر عصیان میں ہوتی ہے گویا میں تو ہوں اسے جان سے تہر شاہ ساغر و مہابت کد اسی پادشاہ یہ نہیں تو بہت بے نیر غلام عرض میری ہے کچھ جلدی سے قبول کہ تھکے تھکے تھکے و جدائی تو کسوں ہوں شکستہ دل حیرت میں اسے حضور مجھ کو بلو الوہد سیتہ میں شتاب لطف کی کراہتوں سے سر پر نگاہ</p>
--	--

<p>مسلمانوں اس وقت سے درو و جہان باعث طاقت پیچیدہ ہندو عالم رسول کرم حبیب کبیر محمد طے علیہ السلام و آدو سلم رونق بخش کاشانہ حدو ش ہوئے تھو لازم ہے کہ سوچا ہے اوپر و رو پر ہو سب قومین درو و پڑھیں علی المختار من رب العباد ہے رفیع الباء فی یوم النہار ہے جلیل و کامل ہے کل و صبی</p>	<p>مسلمانوں اس وقت سے درو و جہان باعث طاقت پیچیدہ ہندو عالم رسول کرم حبیب کبیر محمد طے علیہ السلام و آدو سلم رونق بخش کاشانہ حدو ش ہوئے تھو لازم ہے کہ سوچا ہے اوپر و رو پر ہو سب قومین درو و پڑھیں علی المختار من رب العباد ہے رفیع الباء فی یوم النہار ہے جلیل و کامل ہے کل و صبی</p>
--	--

بَنِي اللَّهِ يَا زَيْنَ الْبَرِّ يَا
 اَرْحَمَ رُحَمَاءِ اللَّهِ يَا عَيْنَ الْمَرْحَمَةِ
 ائمہ خاتون سے روایت ہے کہ جب حضرت زین العابدینؑ کے بارہویں روز
 نمودار ہوئیں جن اقلیدہ کے حیران بکثرت زیدہ رسول اللہ ﷺ کے
 ائمہ والدہ رسول اللہ آپ خوف امت حیرا سے ایک سو تین خاتون سب
 اومیون کی ہوں دوسری نے کہا میں سارا مان انھن کے بچاؤ تیری نے کہا
 میں ہاجرہ مان اسمیل کی ہوں چوتھی نے کہا میں آسبہ بیٹی ہوں جس کی ہوا
 حوا کے پاس طبع سوئے کا تھا اور سارا کہا میں ہوں سب سے پہلی آسمان پر
 تھا آسمان کے پاس معیل بہ چچی اور ہاجرہ سب سے پہلی آسمان پر گیا کرتی
 نے نہلایا اور لباس پہنا کر عطر لگایا پھر آسمان کی کھڑکیوں سے اتر کر آئے
 حضرت نے سجدہ کیا اور آسمان سے فرمایا یہ سب اہل بیت ہیں ان سے ہر روز
 میرے بخشد میری امت کو پس حق تو اس نے فرمایا ہے جو بخشا ہے ہر روز
 تیری کو سبب تیری عالی ہمت کے اور فرمایا کہ اسے فرستوان لو اور ہر قسم کو نہ ہوتا
 جیب میرا اپنی امت کو وقت پیدائش کے پہر کیونکر ہوئے گا ورنہ تیرا امت
 کو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ناف بریدہ اور حقینے ہوئے پس
 ہوئے اور کہنے آپ کے ستر عورت کو نہیں دیکھا اور کبھی کہی آپ کے جسم لطیف پر
 بیٹھی اور سایہ آپ کا زمین پر نہیں دکھائی دیا اور نور آپ کا نور چراغ پر غالب تھا
 اور آپ کے خاتمہ مبارک پر مہر نبوت حسین بظاہر لکھا تھا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ مِثْلُ سِتَارَةِ صَبْحِ كَے روشن و درخشان تھے
 گلشن دہرین جب میرا پیو میرا
 بلبل باغ نے سبھا کہ گلی ترا یا

سیر جنت کو گئے آپ تو باہم ملکر
کفر زائل نہو کس طرح ہدایا عالم سے
دیکھ کے جج پہ اُس نور خدا کو کی بار
پر گیا آنکھوں میں جنت کا نمونہ اوس کے
عرش پر پہنچے جو محبوب خداوند جا
مین وہاں پونچا دل و جان نہایت ق
کیون نہو در زبان صل علی صل علی
امتی دقت ولادت کہا اس مختصر نے
مطلب دل ہو حصول اس کا برا نہوا
سربت سلب علی رسول اللہ

حیرین کہنے لگیں اللہ کا اسم سہرا آیا
مشتر ہے کہ یہاں دین کا سرور آیا
ایسا بوسہ کہ وہ شافع ہو نہ آیا
دیکھ کے آپ کا جو رشتہ الہی آیا
شوق میں نور خدا پر ویسے بار آیا
ذکر مولد کا محمد کے کہیں گرا آیا
خواب میں آج نظر وہ رخ نور آیا
شاد ہم کیوں نہوں ایسا کہ یہ انسر آیا
دست بستہ تر سے دریا یہ سر آیا
ہر جہا ہر جہا سر سبز لہ لہ

کہا ہے جو جس روز آپ نے اس جہان کو اپنے نور درخشان سے منور فرمایا
اوس روز تمام بادشاہان روئے زمین کے جو کہ بت پرست تھے زبان گوئی
ہو گئی اور بالکل طاقت بات کر نیکی نہیں رہی یہ علامت آپ کے ہیبت اور عظمت کا
ظاہر ہوئی اور سب بت روئے زمین کے منہ کے بھل زمین پر گرے اور محل نشین
کا شق ہوا اور چوڑہ کنگرے اوس کے گر پڑے اور آتشیانہ پارسیوں کا جو کہ ہزار ہزار
سے روشن تھا اور وہ اوسکی پرستش کرتے تھے بجھ گیا ہر چہ چاہا
کہ پراؤ سکو روشن کریں ہرگز روشن نہوا اور دریا ساوا خشک ہو گیا

مرحبا صل علی سے آنے والے
رہنا خلق خدا کو نہ کیوں کر سمجھے
قید اندوہ سے است کو پھرنے والا
راستہ ہو تمہیں جنت کا بتانے والا

<p>حیدر اے میرے معراج کے جانے والے اے دنیا میں مینِ ظلمت کے مٹانے والے گر مئے حشر سے مینِ آپ بچانے والے اے اہم لوگوں کے مینِ ناز و ٹھانے والے تجسّس امید ہے بگڑی کے بنانے والے آپسے شمس و قمر منہ مینِ چھپانے والے اب شہیدینِ مبین آپسے مینِ آنے والے جاتے مینِ ظلمین اس بزم کے آنے والے نقشِ عصیان کے محمد مینِ مٹانے والے</p>	<p>عرش پر پہنچنے میں خالق نے بنایا دو لہا نیرنگی کفر کی عالم سے نہ کیوں ہو معدوم شافعِ حشر لب آپ کا کس طور نہو کس طرح استِ عامی نہ ہونا زانِ ہر دم ہونے پاؤں کا قیامت کو نہ رُسوا ہرگز نورِ خالق سے مقابل یہ بہلا کیوں نہ ہوں نکھر قہرِ عید و انیمین کیوں فی الفور کس طرح سے نہ یہاں سارے مسلمان آئیں گر بے حشر کا کیا غور ہو جلاوٹ</p>
<p>حَرِّ حَبَا حَرِّ حَبَا سِرِّ سَوَّلُ اللّٰہ</p>	<p>سِرِّ سَوَّلُ اللّٰہ سِرِّ سَوَّلُ اللّٰہ</p>

بیانِ رضاعت شریف اور علیہ پاک اور معجزات کا مشہور ہے بلکہ اکثر صاحبوں
نے اس بیان میں کتابین تصنیف کی ہیں کچھ حاجت بیان کی نہیں ظاہر ہے
کہ جب قدر کمالات ظاہری اور باطنی انبیاء مرسلین کو حق تعالیٰ جل شانہ نے
جدید اعنائیت فرماتے تھے وہ سب ہمارے بادشاہ احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ بابرکات میں مجتمع ہوئے اور معجزے بھی
آنحضرت کو بے انتہا مرحمت ہوئے مگر عجائب و غرائب سب سے آپ کو

معجزہ معراج کا ملکہ سی نبی کو میسر نہ ہوا

<p>واہ کیا خالق نے ہی صورت بنائی آپ کی سیرِ راشد نے عزت بڑھائی آپ کی</p>	<p>خفیہ سو جائزہ ساری خدائی آپ کی سرورِ عالم کیا محبوب کا بخشا خطاب</p>
--	---

مداقاً و نیام کے آئینے نہ خوش او سکو کہی
سورہ و الشمس اور وائل میں تو حید مترو
مال و زور نیامے دون کا کیا ہو منظور نظر
ایک دو لہا بنا کے حق نے بلوایا نفس باجو
اباہرین میں بلانہ محبت تیار ہو
سرب نہایت سے از سوا اللہ

غواب میں جسے کہ کی سپاہ نہالی آپکی
مشترک الم ہے سب دہرالی آپکی
دولت الفت جرن ادھنہ پائی آپکی
ساکنان عش کو سچ و بیچ دکھائی آپکی
وہم کر تی پریشان ہے جدائی آپکی
قرحبا قرحبا رسول اللہ

بیان معراج شریف

جاننا چاہئے کہ بارہویں برس سال نبوت سے ایک مرتبہ معراج کا حاصل ہوا اور باب
تواریخ نے اس میں بہت سے لطائف و عجیبہ اور نکات عجیبہ لکھے ہیں ازاںچہ یہ ہے جب
اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو یہ حکایت سنیں منظر ہوا اور ایک دلیل
اپنی بڑائی کی لایا آسمان نے کہا میں رفعت رکھتا ہوں وَالسَّمَاءُ رَفَعْنَا زِينَةَ
الْكَوْكَبِ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ آيَاتِنَا وَتَذَكَّرُونَ کہ میں وہ بڑا رکھتی ہوں
جو درختا ہوں کہ جو درختیہ زمین پر بکھتا ہوں زمین نے کہا میں وہ بڑا رکھتی ہوں
کہ جو بارہویں برس آسمان نے کہا مجھ میں انوار میں زمین نے کہا
مجھ میں اسرار میں آسمان نے کہا مجھ میں کواکب و رخشان ہیں زمین نے کہا مجھ میں
گہوارے خدا ہیں آسمان نے کہا میرا لقب ہے قلم ملک جاکے ملک محل عرش
رفیع المکان کرسی وسیع اہم چیزیں سکون اسرافیل و عزرائیل صومعہ پروردگار
موم لوح و قلم درندہ ادبیں بیت المعمور تقدیس یہ منکر خاک غناک خجالت سے

سنگون ہوئے اور چند ہزار سال باین حال رہی جب جناب سرور لولاک مخمرا فلک
ظہور میں آئے تو ہزار ہا زوافتار سے بولی کہ بے ٹھہرین وہ گوہر صدق
نبوت ڈور ورج قوت پیدا ہوا کہ جسکے واسطے پیچہ ہزار عالم وجود میں آیا اب
کہہ کہ میں بڑی ہوں یا تو شرافت مجھے یا تجھے آسمان الاجاب ہوا اور جناب
الہی میں دعا کرنے لگا کہ یا آلہ العالمین اس سید المرسلین کو یہاں جلوہ گر فرما اور
رفعت میری کو کہ تو نے عطا کی ہے خاک میں نہ ملا جب تک کہ میں اس شرف
سے خالی ہوں اگرچہ ظاہر میں لاکھ طرح سے بلند اور عالی ہوں لیکن زمین کی مٹی
میری بلندی پہنچتی ہے کہ باطن میں یہ بلندی بدتر از پستی ہے حق تعالیٰ جل شانہ
دعا و سکی قبول فرمائی اور آپ کو وہاں بلایا اور آپ کے قدم سے اوسکو شرف بخشا اور
شکوہ معراج ہوئی اس میں یہ نکتہ تھا کہ وہ آفتاب ایک فلک پر جمع نہیں ہوتے جب
یہ آفتاب غروب ہوا تب وہ آفتاب نبوت چمکا لکھا ہے کہ سائیسویں تاریخ جبکہ دوشنبہ
کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہماکی کے گھر حوا بطالبہ کی بیٹی تھی آرام فرما
تھے کہ یکایک جبریل امین کو رب العالمین کا حکم پہنچا کہ اے جبریل آج کی رات سبج وکیل
موقوف کر کہ خدمت گاری کی پاندہ اور رضوان داروغہ بچان کو یہ حکم دے کہ آج ہشت
ہین کی چمن بندی کرے حوران ہشتی بناؤ سنگار کمر کے مودب صفت باندہ کہ
گہرے ہون مالک دوزخ سے کہہ دے کہ دروازے دوزخ کے بند کر کے قفل بخاد
اور کل انبیاء مرسلین ہمارے مہمان والا شان کے استقبال کے واسطے مستعد ہو
اور تو بہت سے فرشتے اپنے ہمراہ لیکو جلد بہشت میں جا اور ایک براق عبا قناریک
در دولت پر سلطان و جہان صدر احسان بدر عرفان سید الانبیاء صفا

احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جا اور عظمت تمام اذ کو میرے پاس لا	لیکے ساتھ خبر تھے جو سنا آئے
یعنی جبریل صلی اللہ علیہ وسلم حضرت کو بٹانے آئے	غل ہوا خلق میں یکبار کہ جبریل امین
آج دولہا میں محمد کو بنانے آئے	اپنی امت کے جو حامی ہیں یہ جیسے ہوتے
دیکھو وہ جرم سے ہیں بکو چڑھانے آئے	بوسہ آپس میں ملک شافع محشر میں بھی
اپنی امت کی ہیں بگڑھی کو بنانے آئے	نیزیت ارض و سما نطق اکبر کے جیسے سب
عرش اعلیٰ کی ہیں اب قدر بڑھانے آئے	دیکھو دیکھو جو رہتے یہ رضوان کے کہا
میں رسول دوسرا شکل دکھانے آئے	جنگہ و شایق تھے ہم بوسے یہ غلام ہمسر
میں غم کو میں وہی آج مٹانے آئے	رَبِّ سَلِّمْ عَلَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ
عمر حبیباً مر حبیباً رسول اللہ	

انقصہ جبریل فرمان رب جلیل بہشت میں آئے چالیس ہزار براق مرغ از خربت
میں چرتے دیکھے ہر اک کی پشائی پر نام پیدالانام محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا
کہا پایا اوفین ایک براق عظیم ہزون سر جہان کے دریاے شرک انہو نے بہانے
تہا جبریل نے اس کے پاس جا کر احوال بخش کا پوچھا اس نے کہا اے جبریل چالیس
ہزار برس سے نام مبارک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا سنا ہے جب سے میرا رحمت
و آرام آگیا ہے انقض جب جبریل نے داغ عشق محمدی اس کے دل پر دیکھا اوی ابرو
کو لیکر دولت خانہ سلطان انس و جان پر حاضر ہوئے اور بچہ وزاری اطرع عرفہ کرنے لگے
آیا جبریل ہے لینے کو حبیب جاگو
خلق کے راہنما ہادی و کرب جاگو
چلکے دکھلا دو ذرا روئے منور جاگو
ہے یہ سراج کی شب سے یکے سرور جاگو
نہ کا نور لے دے یہ میں حاضر ملکوت
منظر یہ ہے آج خداوند جہان

<p>۱۔ شیخ حسین مرسل سے ولید صبا کو رنگی چشم کرو و اگر تو شرب حب کو شرب حب کو پس ہمارے شافع شرب حب کو دیکھ خوبی کے درخشاں ہوا خنیز جا کو خنیز جا صبا صبا سر سول اللہ</p>	<p>عمر بن جنت کی بہن مشتاق تھا جس خواب راحت سے جگاتے تھیں یہ فدا پتلیکے شش کروست کی بلاتا اے کریم کتے جبریل تھے ہر بار بھی اے ہمصر سر رب سلّم علیٰ رسول اللہ</p>
---	--

یہ وقت جبریل امین خلوت خانے نہایت کاشانی میں آئے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب اسرار حیاتین پایا جگاتے تھیں تامل بہ رشتہ بیابان ہوا
 حکم ہوا کہ اسے جبریل منہ اپنا میرے مجاہد کیا ہے یہ ایک سے لے کر حکم با کر جبریل
 علیہ السلام نے فی الفور اپنا منہ جناب سید الانام شفیع الدینین حبیب اللہ
 کے پاس مبارک پر ملا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خواب راحت سے بیدار
 ہوئے جبریل نے مژدہ وصل سنایا آپ نے قصہ طہارت فرمایا اسنو زینہ قسب اور
 کندہ گریبان تک دست مبارک پہنچا تھا کہ رضوان دار و نہ جنیان وہ صاحبان
 یاقوت تکی اور ایک شست زمر دیکر حاضر ہوا حضرت نے غسل کیا اور دو رکعت
 نماز کرائی اور ادا کی بعد ازاں جبریل نے حضرت کو اللہ عزوجل سے بیانیہ نورانی
 سپر رکھ کر دے نورانی اوڑھائی اور تعلیم بہت زیادہ ہے مبارک میں ہنسائی
 شکر یاقوت سُرُخ کا کرے باندھا اور تازیانہ سبز زمرہ کا ماتحتہ میں دیا
 ہے نور خدا کا رخ سے عیان محبوب دل آرا خوب بنا
 سچ دہج ہے نئی اور رنگ نیا نعل ہے کہ یہ پیارا خوب بنا
 وہ سر و چین وہ ماہ نقاب سیر کو بارغ بہشت گیا

عروں نے کہا اسے مسلسل ملے ہے حق گو و رانہ بنا
 جب چرخ برین پڑیکی جہلاک خوش ہو گئے یہ بنا ہم پر لے ملک
 ہے نور نما ہے سے ششکے ملک و لہا ہے بہ پار و بنا
 لوہہ شفاعت پیش خدا جاتے ہیں فلک پہ وہ ابرخا
 خور سند ہوتا ہے اہل خط اب کام ہمارا خوب بنا
 جب خوش پہ پوچھے وہ ماہ حسین محبوب زمانہ سرورین
 آتی تھی ندائے تائید نرین محبوب ہمارا خوب بنا
 شاق لقا ہیں جن و شب رہے نور پرست تاسر
 شرمندہ ہوئے شہین مستحسن و قہر ہے آگہو نکاتار خوب بنا
 تھار و زائل سے وہ نیک اختر کونین میں شل نہ انور

چیریل میں ہے اسے بہت شہ حب او کو سنوارا خوب بنا
 رَبِّ سَلِّمْ عَلَی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

پس حضرت خدیجہ بنت خویلد علیہا السلام کے ساتھ
 بیت الحرام سے باہر تشریف لائے۔ آپ نے براق کو مل کر فرمایا یا یوس و
 نگین ہو کر آگے دھن آؤ ورنہ اس کا رشتہ ادا ہوگا۔ اسے جبریل
 یہ وقت عشر شہادہ و سرور کا ہے۔ یہ عید ہے۔ یہ پوچھ کہ ایسے وقت میں باعث
 ریح و طل کا کیا ہے۔ یہ ہے شکر و ثناء پرست۔ یہ منہ دیا اسے جبریل ان
 کے دست سے فرازی رحمت ہو اٹلا کر ہے باس اسے پکا پائراق واسطے
 سورہ کہ آگے کہ تفرین استقبال کو اسے دعا ہے۔ اس کے روز سری امت کے لوگ

ہو کے پیا سے حیران و پریشان گنہ سے سر جھکا کے ہاتھ مقلومی اور بکسی کا پھلانگے
 ایو کس و مضطر اپنی قبر و نئے نکلتے دو بیڑے سے نصیحت کے مارے
 کیونکر راہ قیامت اور پل صراط کی طے کر سکیں گے ہرگز ہرگز یہ طریقہ شفاعت
 اور محبت نہ نہیں کہ آج میں شاد و خرم براق پر سرور یہ نہ کر یا اس خدا کے ہاؤں اور
 اون بچار کو بھول جاؤں خطاب آیا ایک شفیع المذنبین ولے رحمۃ اللعالمین آپ
 اس کا کچھ رنج و غم نصرت سہرا ہے اصل طرح آج آپ کے دولت سرا براق بیجا ہے
 روز قیامت آپ کے ہر ایک انسی کے قیر پر ایک ایک براق بیجو لگا اور سب کو
 طرفہ العین میں راہ قیامت اور پل صراط کی طے کرے کہ بہشت میں داخل کر لگا
 اور عورتوں کا مان قدرت کو دوں گا

آپ سائے امین شفاعت سے پہنچ جائیگی
صورت گل غنچہ و دلکو کھلائے جائیگی
ساری بگڑی کرہتاری اب بن جائیگی
زخم دل پر یکے وہ مرہم لگائے جائیگی
نور میں جو ظلمت عسبان چھائے جائیگی
سامنے حق کے وہ جبا نسو بہائے جائیگی
جلوہ رخسار وہ تکو دکھائے جائیگی
مر جبا مر جبا سر سؤل اللہ

عاصیانِ حشرِ محشر آئے جائیں گے
اپنی امت پر کرنیکے جبکہ وہ لطفِ کرم
مجرموں گریان ہو کیوں آئے شفعِ حشرین
کوئی مخزون اب نہیں رہ جائیگا ایلین
عاصیو اب انکھ کو لو لے وہ شکر
نجدیگا امت محبوب کے سارے گناہ
تیرہ بختی دور ہو جائیگی ہم سرِ امید
رَبِّ سَلِّمْ عَلَی رَسُوْلُ اللّٰهِ

القصہ آنحضرت براق پر سوار ہوئے اور عنان براق کی کپڑی جبریل نے عرض کیا کہ باگ چوڑ دیجئے راہ مامور ہے جتان جاتا ہے اپنے باگ چوڑ دی

غرض کہ یہ عالم صلے اللہ علیہ وسلم بیت المقدس سے عجائبات آسمانوں کے
 ملاحظہ فرماتے ہوئے سردارِ امت تک پہنچے جبیریل اپنے مقام سے اٹھ کر
 ہوئے اور کہا کہ اب مجھے طاقت نہیں کہ قدم آگے بڑھاؤں بس آپ سرزد
 سے تنہا چلے ہزاروں پردے حجاب کے طے کیے یہاں تک کہ کہ برق ہی رفتار
 رک گیا تب فوت آیا وہ بھی عرش تک پہنچا کے غائب ہو گیا گمان ہوا کہ آگے
 شہنشاہِ زمین و زمان کو آغوشِ رحمت میں لیکر آئے یہ وہ عجیب سیارہ اور
 جنابِ خواجہ عالم صلے اللہ علیہ وسلم تھا مگر ان کے کوئی تذکرہ نہ ملتا
 مورخین نے فاقوئے راے عبدہ کا ذکر اور مورخین نے عجائبات
 کا ذراغ البصر و ما طغی کے ہوئے ارشاد ہوا ہے حبیبہ بنی اسرائیل
 آپ نے فرمایا التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَاةُ وَالطَّيِّبَاتُ حق تعالیٰ سنو یہ
 عَلَيْكَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحِمَهُ اللَّهُ وَبَرَكَاتُهُ حضرت نے کہا السلام علیک
 وَعَلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ السَّامِعِينَ جب ملائکہ نے اچھا یہ مرتبہ دیکھا کہ یہ سب سے اعلیٰ
 شہدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ جبکہ
 اللہ جل شانہ نے یہ قبول آپ کے سینہ فیض گنجینہ پر کہ مکہ علم اولین اور آخر تعلیم
 فرمایا پھر سیرِ بہشت کے لئے حکم ہوا آپ نے سیرِ بہشت و ریح کی کی بعد
 اس کے خلعتِ رخصت مرحمت ہوا خواجہ کائنات خزانِ برکات اور حرم
 تحیات سے مالا مال ہو کے دولت خانے نبوت کا شانے میں تشریف لائے

از بخیر حجرہ بدستور اتمی تھی اور بسترِ استراحت و وسیطہ گرم تھا

محبوبِ خدا اپنا رخ پاک دکھا دوا | پیئے میں مرے آتشِ ہجرانِ مجاہد

مرتا ہے مریضی الم ہجر مسیحا
رہتا ہوں شب و روز گناہوں میں کینا
ملتی نہیں رہتے کو کوئی جانتہ عالم
شوق زیارت ہوں میں شرب میں
میں خادم درگاہ ہوں اور احقر است
بادی ہو مرے خضر کے مانند ہو رہ
دریائے گنہ میں یہ پیرا گناہ پر غوطہ
ہم سر جود دل چاہے فدا ہو تو ہے نام
رہت سکتا غلام رسول اللہ

تم بہر خدائے اسے جلد شفا دو
مکمل ہے اگر تم مری پڑھی کو تباہ دو
آوارہ غریبہ ہوں مریئے میں تباہ
شام فاع ہو مرے اور خطا دے تیرا دو
تم اپنے غلاموں میں مرا نام لکھ دو
گم گشتہ میں ہوں غم کی تباہ تباہ
بیرے کو مرے آگے ذرا پار لگا دو
تم نام محمد پر زرو مال لگا دو
فد جا فدا جفا سر رسول اللہ

بیان شہادت حضرت امام حسین علیہ السلام

معلوم کرو تم اے ایمان محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسکو محبت ہے میری او سکو لازم ہے کہ الفت پیدا کر میرے اہلیت سے پس خیال کرنا چاہیے کہ کیا الفت تھی رسول کو حسین علیہم السلام سے کہا ہے کہ جب حسین کو آنحضرت دیکھتے تھے نہایت شاد و مہم ہوتے تھے اور گلیٹ لگاتے تھے اور پیار کرتے تھے اور فرماتے تھے یہ سرور ہے جو انان بہت بچے جسے انکو دوست رکھا او سے مجھ کو دوست رکھا اور جسے مجھ کو دوست رکھا او سے خدا کو دوست رکھا اور جسے دشمنی کی انے او سے دشمنی کی مجھے یہاں ظاہر ہوتا ہے کہ الفت حسین کی بیضا الفت رسول کی پرور است

۲
بیان شہادت حضرت امام حسین علیہ السلام

کہ ایک روز حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاطمہ زہرا کے گھر تشریف لائے
 آواز گریہ و زاری سنیں کی گوش مبارک میں آئی بیچ حسین ہو کر آپ نے
 فرمایا کہ اسے فاطمہ کیوں جین کر رو لایا ہے کیا تم نہیں جانتی ہو کہ حسین کے
 رونے سے جگنو بیٹنی ہوتی ہے پس آپ نے بلا کر اون دونوں صاحبزادوں
 کو حماوش فرمایا اسے محبوب صرف ایک ذرا سے رونے پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کا یہ حال ہوا کہ تین ہوا کر پاس اپنے بھائی اور حساموش فرمائیں ہاں
 کیا حال ہوا ہو گا اوس وقت کہ حبوت میدان کہ بلامین اشتیاقے بیدین نے
 طرح طرح کے ظلم و ستم کئے ہونگے اور شہید کر کے گھوڑوں کی ٹاپوں سے اپنی لاش منظر
 کو چلنا چور کیا ہو گا بیشک رسول مقبول اور علی مرتضیٰ اور فاطمہ زہرا کو
 باغ جنت میں قرار نہ آیا ہو گا اصل تو یوں ہے کہ آج تک کسی نبی کے البیت
 پر ایسا سانحہ جانگداز نگذرا ہو گا جو کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آل اطہار
 کے معرکہ عب پیش آیا افسوس ہے آپ ہی تو اشتیاقے بیدین کے خطہ ہیں سچ
 اچھو بلایا اور صمان بنا کر کیا خوب حق صمانداری کا ادا کیا کہ تمام عزیز واقارب
 کو تین روز تک بہو کا پیسا سا رکھ کہ میدان کربلا میں قتل کیا اور
 طرح طرح کے جبر و ستم کئے

احمد کا یاس اور نہ خوف خدا کیا لکھ لکھ کے خط بلایا یہاں اب آئیے معافی ہم سبھوں کی شہا کیجئے قبول جب پہونچے یہ وہاں کیا ظلم میثمار	اعداسے جو رآل پر بے اشتہا کیا امت میں ہم رسول کی تشییف لائے ہن ہم مطیع آپ جگر پارہ رسول بیعت کو مانگ کے ہوئے سرگرم کارزار
--	--

<p>یہاں بھی ہے شاہین مہمانِ بُلند جیبِ اکبرِ حُفرتِ شیرِ کُند</p>	<p>کنا ہے سیرِ بان کوئی اسطرح کی دعا ہے تو آج تک نہیں دیکھا نہ سنا</p>
<p>نہرا کا باغ سبز و شگفتہ کیا تسلیم سُرتِ سب سے اعلیٰ رسول اللہ</p>	<p>گندازل علی و بی بی پر بڑا مہم جہا جہا جہا سرِ رسول اللہ</p>

لکھا ہے کہ جب تمام غیرِ زوارِ اہلِ بیت نے حضرت امام حسین علیہ السلام کے شہادت نوش جان فرمایا تب حضرت امام حسین علیہ السلام نے خود حقِ تہامیدِ انکارِ نابین جا کر حراستِ حیدری دکھائی اس قدر جفا و جہال کیا کہ ان ناشرینِ زحمت سے جو غور ہو گیا کہیں جلی ہو گئی کی جگہ مبارک میں باقی رہی اوسوقت ایٹان بھی نے نہ کیا اور اس قدر نیرہ و تیرا سے کہ آپ شہادت ہو اور سے فرشِ پاک پر گر پڑے اوسوقت شہداء اور دے آپ کے سینہ پر چڑھ کے تیج لیکر اقدسِ کوثرِ اہل بیت سے ہوا کیا اور بخش سے سرگودہ روئی ناپوں سے پلاں پڑ دیا اور خیمہ ایٹان سے سیر کر کے چلے گئے اور اسبابِ تہا اور ٹ لیا جبکہ ان لوگوں کی حضرت امام زین العابدین عیار پر چڑھی اونکہ ہی قتل کرنا چاہا کسی نے کہا اسے چاہے شہر سے کہ امام دو جہان سے کہی کسی کا اپنے ہاتھ سے بیٹھا نہیں مارا تم لوگ ایک لڑکے کی ہمار کو بیگنہ بے لطف میر کیوں ہلاک کرتے ہو یہ لڑکہ وہ شہر میں ہوا اور سب عورات کو سب بے وقوف و چادر شربے ہمار پر سوار کیا اور ہمارے ایک و شہر بڑا لڑکے کے جانب پہنچا اوسوقت حضرت شہیدِ بھائی کی نقش و نگار پر نقش ایٹان لائیں اور یوں بہ آہ و فغا اثر انگیز آسمانِ مہمل سے آواز آئی کہ یہاں سے

یہ سنا کہ جانا نہ تھا کہ اس نے اپنے گناہوں پر غصہ کیا اور انہیں بخش کے عوام کو گرا کر
 روز تمام دنیا سے عزائمیں جنسی کئے ہوئے ایک نوب از نام کسی سپاہ کا اور وقت میں ان
 حشر میں جہیل میں نہ دیکھے کہ اسے حشر میں اپنی اپنی آنکھیں نہ کر اور اس وقت خاتمِ نبوت
 فاطمہ زہراؑ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میدانِ شہر میں نقشہ لگاتی ہیں بلکہ بعضی روایت میں ہے
 کہ اوس دن عورتوں کی حکم ہو گا کہ اپنی اپنی آنکھیں نہ کریں کیونکہ اوس دن آپ ﷺ جنت سے
 آئیں گی کہ کسی کتاب کی کثرت کی نہ ہوگی یعنی عمامہ علیؑ اور نقشہ شہر خدا کا سر پر رکھے ہوئے اور پھر
 زہراؑ اور حضرت امام حسنؑ کا کانا پہرہ رکھے اور اب اس حضرت امام حسینؑ کا نقشہ
 بخون دیکھا جائے گا پھر رکھے ہوئے اور دیکھ لیں رسول اکرمؐ کا جو کہ کافروں نے جنگِ احد میں شہید کیا تھا
 ہاتھ میں لیے ہوئے اگر حضور ایت میں پیش کریں اور آبدوزی یوں عرض کریں کیا سچا و نہ ہوگا

فریاد لیکے آئی ہے پیشِ رسول کی	ساری کمالی بگلی مجبِ دل مول کی
لخت جگر ہے میرا وہ آنکھوں کا مارا ہے	ہجرم اشقیانے بسے ٹے مارا ہے
مہمانِ بلا کے ہاے کیا لیکنہ ہلاک	اور خاک پر پڑی رکھی و سکی ہے نشنک
کر عدل داد و پای کو اپنی میں آئی ہو	ایچ تری جناب میں تہی دہلی ہو

یہ آہ وزاری و بقراری فاطمہ زہراؑ کی حیرانِ جلد دیکھ کر نالان اور سرگردان ملی اور کچھ	حورون نے شکے نالہ و افغان کو یہ کہا
لرزان تھارے روئے زمین ارضِ ام رسا	ایسا نہ کہ عرش ہے خوف ہے بڑا
تم دخترِ رسول ہو زاری نہ اب کرو	راضی رہو رضا پہ مناسب ہے چہ ہو
پس آپ ان کا کلام سن کر علیؑ و مضطر ہو کر آہ و فغان کر رہی اور خدا	تیر چٹا کا کسو نشانہ بنا یا تھا
کسو تباؤ دینے جان میں ستایا تھا	

کسی لگائی تجھی دینا بین چیل
کب بین گد مہنت کو جڑت او کیرا
ہو جہ باغیوں نے یہ مجہر ستم کیا
ہے ہے مرادہ ناز و نکا بالا ہوسیل
بین کیا کنوں کہ ظلم لعینوں نے کیا کیا
یہ جرم میرے لال کو ہیہات مارا ہے
لے حور و سامنے یونین خالق جاوے
پاد لگی لرنہ داد تولے حور و دیکھنا

جسکا عورت سے کچھ نہ سیر سے لیا
اور کس شجر کی شاخ کو توڑا ہے چو لہرا
جلتے ہوئے چراغ کو میرے بجاؤ
ہے ہے فوج خنجر جو رد جفا حسین
جہانی پہ چڑھنے تیغ سے سر کو کیا با
جنت کو نقشہ لبہ مرا پیارا سد پارا
جو سر گذشت گدزی ہے وہ سب سنا ہے
وونگی مین اپنے نالہ سے عیش بین

یہ حال پر ملال حیرت لایین دیکھ کر رسول تقیین امام لقیبتین شفیع المذنبین
رحمۃ للعالمین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور زمین کی بازی لڑا
آج روز قیامت کے حق تعالیٰ نہایت غضب اور غصہ میں ہے اور آپ کی صاحبزادی عرش کا پایہ کیا
کٹری ہین اور داؤ چاہتی ہین مجھ کو خوف ہے کہ ایسا نہ ہو کہین دریا قہاری موج زن اور نام عالم
اوسین غرق ہو سچا اپنی صاحبزاد کو کہ اپنے دعوے سے باز آئین اور مغفرت امی طلب فرمائے

یہ سنکے حال حضرت محبوب کبریا
سمجھا سنکے بہت سا وہ پہلے بچشم تر
یہ روز داد کا سنین روز حساب ہے
لازم یہ ہے کہ حق سے کرو آپ تم دعا

آئینکے پاس فاطمہ کے خود برہنہ پا
اور یہ کہین گے دیہان ایفا طمہ کہ ہر
امت ہنسی ہو جرم مین مجھ کو حجاب ہے
امت پدر کی بخشدے لے میرے کبریا

پس حضرت فاطمہ ہر ایہ سکر فوراً درگاہ خدا میں عرض کر گئی کہ اے ارحم الراحمین میرا
اپنے دعوے سے باز آئی تو میرے باپ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت امی کو بخشے

170

واضح ہو کہ اس استقبال سرمدی المدونہ سیلابی

حسب نفاذ قانون ایکٹ نمبر ۱۸۶۲ء ۱۹۹۱ء

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين

دانیال و امیر محمد بن علی بن ابی طالب

بسم الله الرحمن الرحيم

1942

مسئله کوثر برای منظره و کوهستان و دریا و جنگل و...

سید میرزا کریم خان قزوینی

2000